

پیشتر ایل نمبر ۲۶۵

ماہنامہ

شماره

اکتوبر ۱۹۳۳ء

ظہور احمد بگوی

بیادگار

اعلیٰ حضرت خاتم النبیین ﷺ طریق فی العلم اقدس و التسلیم

زبد العارفین امام العارفین مولانا حاج محمد اکبر گویا نور مدظلہ

مجاہد راکین حزب الانصار بمیہ پنجاب
اغراض و مقاصد (۱) اندرونی و بیرونی عملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت
اسلام (۲) اصلاح الرسوم (۳) احیاء و ارسا غت علوم دینیہ

قواعد و ضوابط

(۱) رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ بذریعہ وی۔ پی۔ پانچ آنے زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ جو صاحب یا پھر وچے یا اس سے زیادہ رقم بغرض اعانت ارسال فرمائینگے وہ معاون و مخلص متصور ہونگے۔ ایسے حضرات کو اسمائے گرامی شکر یہ کیساتھ درج رسالہ ہوا کریگے (۲) ہفت روزہ و غفلت و غفلت کیلئے رعایتی قیمت سالانہ مقرر ہے (۳) ارکان حزب الانصار کے نام سالانہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ چندہ و کفایت کم از کم چار روپہ یا بیس روپہ سالانہ مقرر ہے۔ (۴) نمونہ کا پرچہ تین آنے کا ٹکٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ مفت نہیں بھیجا جاتا (۵) رسالہ ہر انگریزی ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک کی بیسویںوں اور دہات کو چھٹی رسالوں کی غفلت سے اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ اسلئے بنی حاجتوار رسالہ مدعوہ مہینہ کے آخر میں اطلاع دیدیا کریں رتنہ قدر ذمہ ارنہو کا۔ جملہ خط و کتابت ٹریل ریس نام

فیہر سالہ شمس الاسلام بمیہ پنجاب ہونی چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

شمس الاسلام

بھیرہ — پنجاب

جلد	باب ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء تا ماہ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ	نمبر
نمبر	فہرست مضامین	نمبر
۱	معروضات خاص (مدیر)	۲
۲	پیش در شیعہ کافر نس سے { خان زادہ غلام احمد خان صاحب بنگلہ } چند سوالات	۶
۳	برق آسمانی جبر من قادیانی (سلسلہ اشاعت ماہ جون ۱۹۳۳ء)	۱۲۹

معروضات خاص

کارکنان رسالہ ناپاک کوئی اپنا مطبع نہیں ہے۔ اس لئے طباعت و کتابت کا انتظام تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ بھیرہ میں کوئی مطبع موجود نہیں۔ طباعت کا انتظام اگر سرگودہ میں ہو تو کتابت کیلئے مسودہ کسی دوسری جگہ بھیجا پڑتا ہے۔ ان حالات میں اشاعت کی بقیاعدگی ناگزیر امر ہے۔ ہم اپنی طرف سے رسالہ کو پابندی وقت کے ساتھ شائع کرنے کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں۔ مگر معرفت ربی نفعی الخزائم۔ ماہ ستمبر کے رسالہ کا مسودہ کاتب صاحب نے باوجود کئی یاد دہانیوں کے نہیں بھیجا۔ اس لئے انتہائی پریشانی کے عالم میں ”برق آسمانی جرنلین قادیانی“ کے ۱۰ صفحات رسالہ کی بجائے قارئین کی خدمت میں ارسال ہیں۔ رسالہ کی اشاعت اگرچہ بقیاعدہ رہی ہے مگر سال بھر کے اندر پونے چھ سو صفحات ہر صورت میں قارئین کے ہاتھوں میں پہنچا دیئے جاتے ہیں۔ لہذا قارئین کرام ہمیں معذوریات فرما کر ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائیں گے۔

ماہِ رجب و شعبان اور رمضان میں متمول و صاحب ثروت مسلمان زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں۔ اس موقع پر جمیع مہمردان و معاونین حزب الانصار اگر مہمت و سعی سے کام لیں تو مالی مشکلات کسی حد تک دور ہو سکتی ہیں۔ حزب الانصار کا قرضہ ادا کرنے کی اب تک کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ کے طلباء کے خوراک، لباس، کتب و تیل وغیرہ پر ہر ماہ کافی رقم صرف ہوتی ہے۔ زکوٰۃ و صدقات کیلئے طالبانِ علوم دینی کی امداد سے بڑھکر اور کوئی مصرف نہیں۔ علمائے کرام اس بارہ میں متفقہ فتویٰ دے چکے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علوم دینیہ کے احیاء و بقا کے لئے ضروری ہے کہ ہر صاحبِ نصاب اپنی زکوٰۃ کا بڑا حصہ طلباء کیلئے خاص کرے۔ تبلیغ اسلام کیلئے صوبہ سندھ۔ بنگال کشمیر۔ پونچھ اور مدھیہ پریم و خواستیں آرہی ہیں۔ ان ممالک میں میرزائیت و شیعتیت کے زور پھیل رہا ہے۔ یہ ہے۔ مگر حزب الانصار کے سراپہ کی حالت ایسی ہے کہ ہم حالت بے بسی میں کوئی تبلیغی

نشر الاسلام بھر

التور ۳۳

دفعہ بھیجنے سے معذور ہیں۔ تبلیغ کی مد میں ہمارے پاس کوئی رقم موجود نہیں۔ قارئین کی خدمت میں اتنا س ہے۔ کہ ان مہینوں میں مالی امداد فرمائیں۔ اور اپنے حلقہ اثر سے چندہ جمع کر کے بذریعہ مفتی آرڈر بنام ناظم خرب الانصار بھیرہ پنجاب ارسال فرما کر حزب الانصار کے اداروں کو قائم رکھنے میں مدد دیں۔

ماہ ستمبر کا رسالہ ۱۰ صفحات پر "قادیان نمبر" شائع ہوگا۔ اس کی ترتیب و تالیف کا کام شروع ہے۔ اہل قلم حضرات سے اتنا س ہے کہ مضامین بہت جلد ارسال فرمائیں۔ یہ رسالہ انشاء اللہ میرزا سیت کی تزدید کے لئے تیج برآں کا کام دیگا۔ اس کی قیمت صرف ۴۴ مقرر کی گئی ہے۔ تاکہ مسلمان اسے خرید کر پڑھ سکے۔

اسلامی انجمنوں اور کارکنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نمبر کو کافی مقدار میں خرید کر میرزا سیت زدہ اشخاص خصوصاً جدید تعلیم یافتہ طبقہ و طبقہ رؤسا و امرا میں مفت تقسیم کریں۔ پچاس روپے طلب کرنے والوں سے ۲۵ روپیہ ایک صد طلب کرنے والوں سے ۵۰ روپیہ لئے جائینگے۔ بابو اللہ داس صاحب اودھسیر برمانے ۲۰ رسائل اور مولانا محمد صادق صاحب نے بہاول پور کیلئے ۵۰ رسائل طلب کرے ہیں۔ اسی طرح اگر خادمانِ دین ہر جگہ رسائل کافی مقدار میں طلب فرمائیں۔ تو میرزا سیت کے استیصال کیلئے مؤثر کارروائی کی توقع ہو سکتی ہے۔ یہ نمبر کئی ہزار کی تعداد میں شائع ہوگا۔ اس لئے تاجر اصحاب اپنی کتابوں یا دیگر اشیاء تجارت کا اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دینے کی خاطر رسالہ کی اس طرح امداد بھی کر سکتے ہیں۔ اجرت وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔

ماہ جنوری ۱۹۳۲ء سے رسالہ کو زیادہ دلچپ اور مقبول عام بنانے کیلئے چند تجاویز زیر غور ہیں۔ بعض اصحاب کی رائے ہے کہ رسالہ بجائے ۲۲×۱۸ کے ۳۰×۲۰ سائز پر شائع ہوا کرے۔ کثرت و طباعت کا انتظام بہتر ہو۔ مگر چندہ میں کمی یا اضافہ نہ کیا جائے۔

بعض کا یہ ارشاد ہے کہ سائز و حجم وغیرہ اسی قدر ہے کہ چندہ کم کر دیا جائے۔ اور چندہ کی کمی سے جس قدر مالی خسارہ ہو۔ وہ ذی ثروت اصحاب کے عطیات سے پورا کیا جائے۔ رسالہ کے مختلف مستقل عنوان قائم کرنے اور اہل قلم حضرات سے خاص مصنفین حاصل کرنے کے لئے ہمیں شور سے دیکھے جا رہے ہیں۔ جملہ قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی آراء سے جلدی مطلع فرمائیں۔ چندہ کم ہونے کی صورت میں مزید مصارف کیلئے جو صاحب مستقل ماہواری امداد یا ایک مشت عطیہ دینا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ جنوری سے پہلے کوئی صحیح رائے قائم کی جاسکے۔ اگر چندہ یک ماہ جنوری سے پہلے ۵۰۰ روپے یا ۱۰۰ روپے کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیادیں۔ تو عطیات کے بغیر بھی رسالہ کی ہستی قائم رہ سکتی ہے۔

خبر الانصار کا چوتھا عظیم الشان سالانہ جلسہ بمقام جامع مسجد بھیرہ مورخہ ۹ و ۱۰ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۰ و ۲۱ شعبان ۱۳۵۲ھ بروز ہفتہ و اتوار نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوگا۔ شمالی ہند میں ہر سال مسلمان پنجاب کا یہ اجتماع عظیم انظیر ہوتا ہے۔ جن اکہوں نے گذشتہ سالوں میں اس جلسہ کو دیکھا ہے۔ انہوں نے ان ایام کا انتظار بے چینی سے کیا ہے۔ جو لوگ ایسے مبارک موقع پر حاضر ہوئے وہ اپنے آپ کو خوش قسمت خیال کریں گے۔

حاکم ارشدیہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبلغ ۲۰ اگست ۱۳۳۳ء سے ۲۹ ستمبر ۱۳۳۳ء تک تبلیغی دورہ پر رہا۔ کہڑی ضلع ملتان۔ سکھر۔ کوٹہ۔ بہاول پور۔ تانہ لیا نوالہ ضلع لائل پور۔ کے تبلیغی جلسوں میں شمولیت کا موقع ملا۔ کوٹہ میں چودہ روز قیام رہا۔ حاجی محکم دین صاحب تاجر چائے کے مکان پر میرزا میاں سے گفتگو ہوئی۔ جس کی مختصر کیفیت اخبار زمیندار مورخہ ۲۲ ستمبر میں خواجہ محمد عمر صاحب آف منیر پور شاپ کوٹہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ میرزا میاں کے کسی دہلوی محقق نے ختم نبوت پر ایک ہزار کا افغانی جیلنچ شائع کیا ہے۔ جو جو شخص

ختم بمعنی انقطاع ثابت کر دے۔ اُسے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ کوٹیک کے میزائیوں نے وہ ٹریکٹ پیش کیا۔ اور اُس کے جواب کا مطالبہ کیا۔ ہماری طرف سے ثالث مقرر کرنے اور ایک ہزار روپیہ کا ضامن دینے کا مطالبہ ہوا۔ میزائیوں نے ثالث کا نقشہ منظور نہ کیا۔ دوسرے روز میزائیوں نے انعامی چیلنج کو واپس لینے کا اقرار کیا۔ اور مسئلہ ختم نبوت کو سمجھنے کی خواہش ظاہر کی۔ خاکسار نے میرزا صاحب کی کتابوں کے حوالوں۔ قرآن و حدیث سے ختم نبوت سے مراد انقطاع نبوت ثابت کر دیا۔ میزائیوں نے تیسرے روز مناظرہ کی خواہش ظاہر کی۔ اور اپنے ایک مبلغ و مناظر کو بھی بلا لیا۔ زبانی شرائط کا بھی تصفیہ ہو گیا۔ مگر عین وقت پر میزائیوں نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ اور سلیک پر اُن کے صریح فرار کی حقیقت واضح ہو گئی۔

x

پنجاب کے شیعوں کی شورش اُمیر حاکمات ترقی پذیر ہیں۔ یہ دشمنانِ امن ہر جگہ محاکمہ دہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور شرآن پر حملے کر کے مسلمانوں کے قلوب مہرور کر دیتے ہیں۔ ضلع جہلم میں کوٹہ سیدیاں ایک گاؤں ہے۔ جہاں کے تمام سید آج سے چالیس پچاس سال پہلے اہل سنت و کجماعت کہلاتے تھے۔ تمام متقی اور نیک اشخاص کی وفات کے بعد نئی پور نے مذہب تشیع اختیار کر لیا۔ آج اُن کے تشیع اور مذہبی غلو کی یہ حالت ہے کہ اُنہوں نے تمام اہل سنت کو گاؤں سے نکل جانیکا حکم دیا ہے۔ گاؤں کے مالک تمام تشیع ہو چکے ہیں۔ غریب مزارعان یا اہل ہنر سنی ہیں۔ انہیں سنی ہونے کی پاداش میں گھروں سے نکالا جا رہا ہے۔ اور اس طرح بعض کمزور ایمان والوں کو تشیع عقائد اختیار کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ان حالات پر وہ بدبخت اور فریب خوردہ سنی امرا غور کریں۔ جو اپنے کو رواداری کا زندہ پیکر ثابت کرنے کے لئے تخریر داری کے مراسم قائم کرتے ہیں۔ اور شیعوں سے رسم اتحاد قائم کرنے کے لئے احکام مذہبی کی پرواہ نہیں کرتے۔ پنجاب میں مسلمانوں کے ایمان کا خدا ہی حافظ ہے۔ رسادات کے بڑے بڑے خاندان سب تشیع کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔

شیعوں کے ہزار ٹریکٹ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی تبلیغی جدوجہد تمام دوسرے فرقوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ اہل بیت کی محبت کے شراب میں صحابہ کرام کی عداوت کا زہر لاپلاہل لاکر علوم کا لانا عام کر دیتے ہیں۔ اس سے پہلے شیعہ جراثیم کی کمی نہ تھی۔ مگر حال ہی میں ماسٹر آف آرمز کی روزانہ شائع ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں تمام ہندوستان میں انجمن اور شمس اسلام کے سوا اور کوئی اہل سنت کا پرچہ ایسا نہیں جو ان کے حملوں کا سد باب کر سکے مگر افسوس ہو کہ ہر دو رسائل کی مالی حالت۔ تعداد اشاعت سات کروڑ سنیوں کیلئے چنداں قابلِ فخر نہیں۔ شمس الاسلام اگر زندہ ہے تو کارکنوں کے زبردست مالی ایثار کے بنا پر۔ ورنہ اہل سنت نے آج تک اس کی امداد کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں کیا۔

۱۰ ستمبر کے آخر میں بمقام پشاور شیعہ کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ شیعہ واعظوں نے اپنے بیانات میں دل کھول کر زہر اُگلا۔ جناب خان زادہ غلام احمد خان صاحب بگاش نے اس کے جواب میں ایک استہوار شائع کیا۔ جو سالانہ میں بحکمہ درج کیا جاتا ہو۔ شیعہ مجتہدین اپنی تنقید کو شمش سے ان سوالات کا جواب دینے سے عاجز ہیں۔ اغلباً اس کا جواب تبرا بازی گالی گلوچ سے دیا جاتا ہے۔

ایک ضروری التماس

پشاور شیعہ کانفرنس کے تین قبلہ دو مولانا پنج تن کے ذوات قدسیہ
چند سوالات

سوال اول یہ ہے کہ کیا آپ کے دلائل اسی قرآن کریم میں سے بغرض حق تبلیغ پیش کرنا چاہیں گے۔ جو کہ ہم اہل سنت مسلمانوں کے پاس موجود ہے۔

دوم یہ کہ کیا ہمارا موجودہ قرآن مجید آپ کے اس قرآن کے مطابقت ہے جس کو مولا علی نے چھپا کر حضرات صحابہ کرام کو علی الاعلان کہہ دیا تھا (ما ترونا بعد یوم صکر ہذا ابدا) ترجمہ: یعنی یہ قرآن آج کے دن کے بعد تم ہرگز نہ دیکھو گے۔

اکتوبر ۱۳۳۳ھ

شخص الاسلام بمبئیہ

سوچو یہ کہ اگر اس میں اور اس میں کوئی بھی فرق نہیں۔ تو پھر چھپانے اور حضرات صحابہ کرام کو دھکی دینے سے کیا حاصل۔

چہارم یہ کہ حضرت امام جعفر نے فرمایا ہے۔ کہ جب مہدی نکلیں گے۔ تو وہ قرآن علی کو بھی ساتھ ظاہر کریں گے۔ اور اس کی قوت بھی پڑھائیں گے۔ (اس وقت کا کچھ نمونہ پیش کرنا چاہئے)

پنجم یہ کہ کیا آپ کے آئمہ نے اس قرآن مجید کو ناقص نہیں فرمایا۔ اگر فرمایا ہے۔ تو پھر ہمارے قرآن سے استدلال پیش کرنا چہ معنی دارد۔

ششم یہ کہ اگر آپ ہمارے موجودہ کلام اللہ کو کامل اور ہر قسم نقصوں سے پاک سمجھتے ہیں۔ تو پھر اپنے اماموں کے ذیل ارشادات کا کیا جواب ہے۔

دالغ) امیر المومنین علی کا خطاب بذریعہ وحی نازل ہوا تھا۔

رجب بولایت علی کا جملہ متعدد مقامات پر مخاطب خدا نازل ہوا تھا۔

دجی سورۃ بقیہ میں شتر اصحاب رسول اللہ کا معہ ان کے باپوں کے نام بنام ذکر و احوال نازل ہوا تھا۔ جن میں سے ایک عادیہ ابن ابوسفیان بھی ہے۔

نوٹ :- آیات مذکورہ بالا ہمارے موجودہ قرآن میں کسی جگہ بھی موجود نہیں کیا اس کمی سے تحریف اور قرآن میں نقص لازم نہیں آتا چنانکہ سورہ بقیہ جو فی الحال آٹھ آیات پر ختم ہوا ہے۔ شتر رکوعات کا مجموعہ ہونا چاہیے تھا۔ تاکہ ان کے بدافعالی کو بڑھ کر امت نصیحت حاصل کرتے۔

خدا کرے کہ تشیع کے بحر موج نیچگانہ میرکشتی سوالات کو غرق و رطہ عدم نہ کر دے۔ والسلام علی من التبعہ اجمعین۔

غلام احمد خاں بنگش کنہ نگر ضلع کراٹ قلم جوڈ (بہار ماہ ۱۳۳۳ء و بقیہ)

برادران اسلام

میرا اشتہار صاف ہے۔ جو تین قبلہ۔ دو مولانا پانچ نفر علمائے شیعہ موجودہ

کانفرنس کی خدمت میں پیش کر کے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ ان چھ سوالات پر روشنی ڈال کر

اکتوبر ۱۹۳۳ء

شمس الاسلام بمبیرہ

اپنے کتب مذہبی کی رو سے جواب ہر ایک مسئلے کا دیکر ہماری تسلی فرماویں۔ اس میں کسی پیچیدہ عقدہ لایحل کو پیش نہیں کیا گیا۔ نہ کسی قسم کی کج معج زبانی سے کام لیا گیا ہے۔

اب اس کے بدلے اشتہار بازی سے اصل سوالات کو ٹال دینے کے لئے بے تابانہ دہڑا دہڑ شیان شہگو جا بجا بازوؤں میں پھر کر چندہ جمع کر لے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے حال کیا۔ جب تک میرے مرقومہ سوالات کے جوابات شائع کر کے اُن سے مہذبانہ طریقہ پر عہدہ بنا نہ ہوں میں کسی دوسرے سوال یا سوالات کی طرف ہرگز مٹفت نہ ہونگا۔ اور نہ اپنے عزیز وقت کو فضول سوال و جواب میں ضائع کر کے اہل اسلام کو دوسری جانب متوجہ کرنے دوں گا۔ فارسی میں نقل ہے۔ ”یکے را بگرے دیگرے را دعویٰ کن“۔ ایک امرابہ النزاع کا فیصلہ ہو کر دیگر امورات کیلئے اُن کے حسب مرضی آمادہ ہوں اور اس کو بطور اقرار کے اعلان کرتا ہوا عارض ہوں۔ کہ جو کچھ بھی وہ چاہیں بیشک پیش کریں۔ (لیکن یہ یاد رہے اور اچھی طرح سے یاد رکھیں)

کہ اگر انہوں نے بے تہذیبی سے کام لیا تو اس کا جواب اسی لہجہ اور اسی پیرایہ میں اُن کو دیکر حضرات آئینہ شیعہ کے اوپر وہ الفاظ روکے جاویں گے۔ (اور وہ بھی انہوں کے مسلمہ کتب مذہبی کی رو سے) جیسا کہ دو سال قبل بمقام ڈیرہ اسماعیل خان برطانوی نائب تحصیلدار صاحب محمد ایوب خان کو لای دیا گیا تھا جبکہ برادر احمضان سابق ڈپٹی حال ڈسچارج نے بوجہ نو شیعہ ہونے کے ایمان ثلاثہ کا مطالبہ کر کے ایمان آئینہ شیعہ سے اُن کا جواب دیا گیا۔ بس رفوچکر۔

اس جملہ سے میری مراد یہ ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہو۔ تہذیب اور ادب کے اندر ہو۔ ورنہ مجھ (کلوز انداز را پادش سنگ است) کا علم مجاہدہ بفضل خدا خوب محفوظ فی الذہن ہے۔ شمس

(غلام احمد خان بنکشی از ہفت موضع کوٹاٹ)

تیسرا معرکہ خوشاب

بھیرہ میں شرمناک ہزیمت حاصل کرنے کے بعد میرزا ابی مبلغین مولوی احمد خاں و عبداللہ اعجاز رات کی تاریکی میں بھیرہ سے فرار ہو کر جھاڑیاں چلے گئے۔ حزب الانصار کے کارکنوں کو ان کے فرار کا علم ہو سکا۔ جھاڑیاں میں مسلمانانِ قصبہ نے ان کی تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ وہاں سے میرزا ابی وفد مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو خوشاب میں وارد ہوا۔ خوشاب بھیرہ سے شمال مغربی جانب ۳۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے مسلمانانِ خوشاب کی درخواست پر حزب الانصار کا تبلیغی وفد ۱۰ ستمبر کی صبح کو بھیرہ سے روانہ ہو کر اسی روز دن کے گیارہ بجے خوشاب پہنچا۔ ریلوے اسٹیشن پر حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کی سرکردگی میں مسلمانانِ خوشاب نے شاندار استقبال کیا۔ اور جلوس کی شکل میں علمائے کرام کو فرود گاہ پر پہنچایا گیا۔ میرزائیوں کی امداد کیلئے قادیان سے مولوی غلام رسول آف راجپوت بھی اسی گاڑی سے دارِ خوشاب ہوا۔ مگر اسلامی قافلہ کا رعب میرزائیوں پر غالب ہو چکا تھا۔ انہوں نے خلیفہ قادیان سے بذریعہ مار مزید کمک طلب کی۔

مورخہ ۱۰ و ۱۱ ستمبر ہر دو روز عید گاہ میں شاندار اسلامی جلسے منعقد ہوتے رہے۔ جن میں مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب، خاکسار، اور مولوی عبدالرحمن صاحب میانوی، مولانا محمد شفیع صاحب، مولوی محمد اسماعیل صاحب دامانی کی میزبانی تھیں تقریریں ہونیں۔ میرزائیوں کے جلسے ناکام رہے اور انہیں مناظرہ کا چیلنج قبول کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۳۳۲ھ ملک عبدالرحمن خادم گجراتی میرزائیوں کی امداد کیلئے قادیان سے پہنچ گیا۔ شرائطِ مناظرہ کے تصفیہ کے لئے مجلس منعقد ہوئی۔ بھیرہ میں طے شدہ شرائط پر میرزائیوں نے مناظرہ کرنا گوارا دیا۔ اور ملک عبدالرحمن خادم نے خاکسار کیساتھ گفتگو کرنے یا شرائطِ مناظرہ طے کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ میرزائیوں نے کئی گھنٹہ شدہ شرائطِ مناظرہ طے کرنے میں صرف کر دیے

گھنٹے کی مسلسل بحث و تحقیق کے بعد بالآخر حسب ذیل شرائط طے ہوئیں۔

شرائط مناظرہ (۱) موضوع مناظرہ

(۱) حیات مسیح علیہ السلام

(۲) ختم نبوت

(۳) صداقت میرزا صاحب

(۴) پہلے ہر دو مناظرہ میں مدعی جماعت اسلامیہ ہوگی۔ آخری منظرہ

میں مدعی جماعت احمدیہ ہوگی۔

(۵) دلائل قرآن کریم و احادیث صحیحہ بحوالہ کتب حدیث پیش ہوں گی۔ نیز اجماع

امت بقول مستند بلفظ اجماع حجت ہوگا۔ نیز اقوال جناب میرزا صاحب جماعت

احمدیہ پر حجت ہوں گی

(۶) دلائل خاص کے مقابلہ پر دلیل خاص پیش ہوگی۔ اور اس کی خاص کی

تائید میں عام دلیل بھی پیش ہو سکیگی۔

(۷) ہر ایک مسئلہ پر مناظرہ ہونے میں تین تین گھنٹہ ہوگا۔ جس کے درمیان میں امت

کا وقفہ ہوگا۔ اگر نماز کا وقت درمیان میں آئے تو آدھ گھنٹہ وقفہ ہوگا۔ لیکن وقت

مناظرہ میں شامل نہ ہوگا۔ پہلی ہر دو تقاریر نصف نصف گھنٹہ اور بعد کی تقاریر

پندرہ پندرہ منٹ ہوں گی۔

(۸) ہر ایک دلیل پر جو مناظرہ اثبات و دعویٰ کے لئے پیش کرے مستقل بحث

ہوگی۔ غلط ادلہ نہ ہوگا۔ تاکہ حاضرین بخوبی قوت و دلیل کا موازنہ کر سکیں۔

(۹) خلاف تہذیب و توہین آمیز کلمات ایک دوسرے کے خلاف

کوئی مستحظر استعمال نہ کرے گا۔ اور ہر مناظرہ دوسرے کے مستقل ذاتیات اور

بحث سے پرہیز کرے گا

۱۰۔ ہر ایک وقت کارطاف سے ایک صدر ہوگا جو حفظ امن کا ذمہ دار ہوگا

اور مناظر کو پابند شرائط کرے گا۔

(۹) آخری تقریر میں مناظر کوئی نئی بات پیش نہ کر سکیگا

(۱۰) پہلی و آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

مناظرہ اجتماع احمدیہ

خوشاب تحصیل ایضاً ضلع سرگودھا۔

عمر خطاب احمدی سکرٹری تبلیغ

حال خوشاب

تصفیہ شرائط کی خبر سکر تمام شہر میں سرت و خوشی کے نعرے بلند کئے گئے۔ حق و باطل کے امتیاز کی توثیق پیدا ہو گئی۔ لکھنؤ میزائیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ ملک عبدالرحمن اور اس کے رفقاء نے عمر خطاب کو لعنت طاعت کی اور انہوں نے ان شرائط کو بھیڑالی شرطوں سے بھی زیادہ متباہ کن سمجھا۔ تمام رات مسلمانانِ خوشاب نے شیخ و جلسہ گاہ کی آرائش و تزئین میں صرف کی۔ مگر میرزا کی اپنے بستروں پر چھینی سے کروٹیں بدلتے ہوئے فرار کے جلوے تراشتے رہو۔ صبح سویرے میرزا کی نناندے تھانہ دار صاحب کے ہاں پہنچے اور وہاں مناظرہ بند کرنے کی درخواست دی۔ اور بیان کیا کہ ہمیں نقض امن کا اندیشہ ہے۔ لہذا مناظرہ بند ہونا چاہئے۔ موزع ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء صبح کو شیعہ ان اسلام غالبانِ سایہ بان کے نیچے میدانِ مناظرہ میں جلوہ افروز ہوئے۔ ہزار ہا اشتیاق مند و دراز مقاموں سے جمع ہوئے۔ میرزا کیوں کارنگ زر و حواس گم تھے۔ عین وقت پر سب انسپکٹر صاحب پولیس نے جلسہ گاہ میں آکر مناظرہ روک دیا۔ اور ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ سب انسپکٹر صاحب نے کہا کہ میرزا کی مناظرہ کرنا نہیں چاہتے انہوں نے اپنی حفاظت طلب کی ہے اس لئے سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں حکیم حافظ چن پیر احمد صاحب و سیٹھ عبدالرسول صاحب میونسپل کٹرنے اہل اسلام کی طرف سے پانچ پانچ ہزار روپیہ کی ضمانتیں داخل کر کے برضا مندی طنار کی اور میرزا کیوں کو حفظ امن کا یقین دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔

مگر میرزا فی سناظر جلسہ گاہ سے چلے گئے۔ اور انہوں نے فرار ہی میں اپنی مصلحت دیکھی۔ اور تانگہ پر سوار ہو کر مجوکہ کی طرف چلے گئے

رات کو جامع عید گاہ میں اہل اسلام نے شاندار منہج منایا۔ علماء کرام کی بصیرت افروز تقریریں ہوئیں۔ شرعاً نے مبارکباد کی قصائد پڑھے۔ میرزائیوں کے اس واضح فرار سے ان کے مذہب کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ وَالْحُكْمُ دَلَالٌ

چوتھا معرکہ مجوکہ

خوشاب سے چالیس میل کے فاصلہ پر دریائے جلم کے دائیں کنارہ پر مجوکہ آباد ہے۔ سردارانِ مجوکہ کسی زمانہ میں علاقہ قنصل کے روسا میں شمار ہوتے تھے۔ مجوکہ کی آبادی، زراعت پر مشتمل ہے پچیس سال ہوئے ایک غیر قتلہ مولوی نے وہاں اپنے چند تبعین پیدا کئے۔ علیحدہ مسجد تیار کرائی۔ اور اخلاف کو مشرک قرار دیا۔ چند سال کے بعد مجوکہ کے غیر مسلمین نے کل مجیدہ لڈین پر عمل پیرا ہو کر مذہب میرزاویت قبول کر لیا۔ تحصیل خوشاب میں مجوکہ میرزائیوں کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ آبادی کا تہائی حصہ میرزاوی ہو چکا ہے۔ فروری ۳۲ء میں وہاں ایک فیصلہ کن مناظرہ ہوا تھا۔ جس میں میرزائیوں کو شاندار شکست ہوئی تھی۔ اور میرزائی ٹائب ہوئے تھے۔ مناظرہ کے بعد وہاں میرزاویت کا سد باب ہو چکا ہے۔ خوشاب سے فرار ہو کر مورخہ ۱۳ ستمبر ۳۲ء کو میرزائیوں کا قافلہ تانگہ ولاری کے قریب شام کو مجوکہ پہنچا۔ اسلامی وفد سے خلاصی پانے کی خوشی میں میرزائیوں نے رات ۱۲ء سے بسر کی۔ مولوی محمد سلیم بھی قادیان سے وہاں پہنچ گیا۔

خوشاب میں رات کے ایک بجے جٹ فوج سے فائر ہو کر مجاہدین اسلام کا قافلہ بذریعہ کشتی عازمِ مجوکہ ہوا۔ وہاں پانی کم تھا اس لئے کشتی کی رفتار سست رہی۔ کشتی میں خاکسار کے ہمراہ مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب، ابو سعید مولانا محمد شفیع صاحب، خوشابی مولوی عبدالرحمن صاحب، میانوی شیخ عبدالرسول صاحب، سید

بخشنہ خوشاب و دیگر احباب سوار تھے۔ سفر کی دلنوازا اور عجیب کیفیت بیان کر میسے قلم عاجز ہے۔ صبح کی نماز دریا کے کنارے خوشاب سے دس میل کے فاصلہ پر ادا کی گئی بھر کر سے گزرنے کے بعد غور شید کی سنہری کرنوں کی صورتی نے پانی میں اپنا عکس ڈال کر کشتی والوں کے صبر و استقامت کا امتحان لینا چاہا۔ ہوا بند تھی۔ گرمی کی شدت ناقابل برداشت تھی۔ دن کے ۱۱ بجے موضع ٹھٹھی کے کنارہ پر چند منٹ آرام کیا۔ خدا کے فضل سے جنگل میں کھانے کا انتظام ہو گیا۔ کھانا کھانے کے بعد کشتی پر سوار ہو کر چو چلانے کی مشق کی۔ میرزا یوں کے جلسہ کی کابی کا خیال مہارے لہو دھوپ سے زیادہ تکلیف تھا علماء کرام خصوصاً مولانا محمد شفیع صاحب کئی گھنٹے اپنی بلاتھ سے چو چلاتے رہے۔ بوقت عصر موضع جوڑہ کے قریب ایک پرندہ دیکھا گیا جس نے ایک بہت بڑی مچھلی کو دم سے پکڑ کر کنارہ پر پھینک دیا۔ کشتی کے قریب پہنچنے پر پرندہ اڑ گیا۔ مچھلی کو داد دے خدا بھج کر مجاہدین اسلام نے کشتی میں رکھ لیا۔ کشتی سے اتر کر نماز مغرب جو کا سے دو میل کے فاصلہ پر ادا کی گئی۔ یہ فاصلہ پیدل طے کیا گیا۔ جو کے میں میرزا یوں کا جلسہ ہو رہا تھا۔ مولوی محمد سلیم قادیاہی پر جو شہبہ میں تقریر کر رہا تھا۔ جو کے کے میرزا ائی وہاں کے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دے رہے تھے۔ ۹ بجے شام نماز کے بعد میرزا یوں کے ساتھ مجاہدین اسلام جو کے میں وارد ہوئے۔ میرزا یوں لیکچرار کی آواز پست ہو گئی۔ مسلمانوں کے حوصلہ بڑھ گئے اسی وقت مسجد کی چھت پر خاکسار نے تقریر کی۔ میرزا یوں لیکچرار نے اپنی تقریر بند کر دی خاکسار نے میرزا یوں کو ثابت قدم رہنے کی تاکید کی۔ اور ان کے چیلنج کو قبول کر کے مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی۔ اہل قصبہ کو کہا کہ صبح میرزا یوں کو بھاگنے کا موقع نہ دینا۔ اور انہیں مجبور کر دے بغیر مناظرہ کئے یہاں سے ہرگز نہ جائیں۔

مؤرخہ ۱۵ ستمبر ۱۳۳۳ء بعد نماز صبح منی و مصلح میرزا یوں مولانا ابوالفتح

صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ ہمارے مولوی کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی کے زمانہ میں کسوف و خسوف ہو گا۔ اور وہ جو وہیں مہدی میں ہو گا۔ ان احادیث کی موجودگی میں میرزا صاحب کے دعاوی

تسلیم کرنے میں کیا غد ہو سکتا ہے۔ ہر دو نشان میرزا صاحب کے زمانے میں پورے ہو چکے ہیں۔ اور آج تک کوئی اور مدعی مہدویت ظاہر نہیں ہوا۔ مولانا ابوالقاسم صاحب نے۔ حسب ذیل تحریر لکھ کر رمضان مذکور کو دی۔ اور اُسے کہا کہ اس کا جواب ان سے تحریر کرا کر لے آؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) دارقطنی میں جو روایت غیوث و کسوف کی ہے وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نہیں ہے

(۲) چودہویں صدی میں سچ آئے گا اور وہ مہدی ہو گا یہ بھی حدیث نہیں ہے۔

(۳) میرزا غلام احمد اپنی کتاب چشمہ معرفت جلد دوم ص ۱ پر لکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **كَانَ فِي الْهِنْدِ قُبَّيْنَا اسْقَدَ الْوَلَدُ اسْمُهُ كَاهِنَا** یہ بھی حدیث نہیں ہے

میرزائی صاحبان ان کا حدیث ہونا ثابت فرمائیں۔ اور کسی حدیث صحیحہ مرفوعہ متصل سے بیان کریں۔ یا کسی حدیث کی کتاب ملزم الصحتہ سے یہ حدیث دکھائیں۔

ابوالقاسم محمد حسین عفی عنہ

مبوکا۔ ۱۵ ستمبر ۱۳۲۷ء

اس کا جواب جو میرزا میوں کے طرف سے موصول ہوا۔ وہ بلفظ قتل کیا جاتا ہے۔ اس سے قارئین میرزا میوں کی حق پسندی کا اندازہ کر سکتے ہیں

» (۱) ماں بہن وغیرہ محرماتِ ابدیہ کے ساتھ اپنی مرضی سے نکاح جائز ہے

(۲) حیوان سے بد فعلی یا مردہ سے بد فعلی کرنے والے پر ضروری نہیں کہ وہ غسل کرے۔ اور اس کا روزہ بھی نہیں ٹوٹتا

(۳) استماع بالبدن (حلق) سے انسان گناہگار نہیں ہوتا۔ یہ تین عقائد

صحابہ کرامؓ یعنی حدیث کی کسی صحیح کتاب سے پسند صحیح و مرفوع سے
فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرو۔ ورنہ خدا سے ڈرو۔

جبکہ تین مندرجہ امور کا آپ جواب دیدینگے تو آپ کے سوالوں کا
اس الزامی جواب کے علاوہ بھی دے دیا جائیگا۔

محمد نذیر۔ مولوی فاضل

قادیانی مولوی فاضل کی ذہنیت کا اظہار اس تحریر کے ہر لفظ سے ہوتا ہے جسے
عام میں یہ تحریر سنائی گئی۔ لوگوں میں اشتعال پیدا ہوا مگر انھیں صبر و سکوت سے کام لینا
کی تاکید کی گئی۔ اور میرزا یوں کو جواب تحریر کیا گیا کہ ”ان ہر مسئلہ کے جائز
کینے والے کو ہم کا فراور ملعون سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم سے جواز کی سند طلب کر جیسے پکا
کیا مطلب ہے۔ میرزا یوں نے اس کے بعد کا خاموشی اختیار کر لی۔ گاؤں کے باہر و تھقون
کے سائے میں علمائے اسلام نے میرزا ئیت کو سراسر باطل ثابت کیا۔ اور مجوکا کے میرزا
کو انصاف سے کام لینے کی اور حق قبول کرنے کی دعوت دی۔ دو میرزا ئی طیش میں آکر کھڑے
ہوئے۔ انہوں نے خاک لڑکھڑکھا کر کہا کہ جھگڑنا ہمارے مولوی مناظرہ کے لئے آ رہے ہیں
ایک گھنٹہ کے انتظار کے بعد میرزا ئی مبلغین سامان اٹھائے ہوئے کھیتوں کے کنارے
پر نمودار ہوئے۔ محمد سلیم، محمد نذیر، عبداللہ اعجاز، احمد خاں وغیرہم کو دیکھ کر محرابین
اسلام نے سمجھا کہ مناظرہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ مگر میرزا ئی مبلغین خاموشی سے سر
جھکائے ہوئے موضع تنھو کا کی طرف چل دیے۔ اور آہستہ آہستہ نفروں سے
غائب ہو گئے۔

جَاءَ الْحَقُّ فَزَهَقَ الْبَاطِلُ
ظَهَرَ الْمُسْلِمُ هَرَبًا لِلْإِنِّكَانِ

اسلامی جہلہ نماز مغرب تک قائم رہا۔ اور رات کو بھی مولانا محمد شفیع صاحب کی ختم نبوت
سرکۃ الاما تقریر ہوئی۔

پانچواں معرکہ سلاٹوالی

مجھ کا سے میرزاؤں کا قافلہ تھکا، وساہی والے سے ہوتا ہوا سلاٹوالی پہنچا۔ مجاہدین اسلام نے ان کا تعاقب جاری رکھا۔ اور ان کے قدم کسی جگہ چھنے نہ دیے۔ وساہی والے جاتے ہوئے سیال پور میں حضرت مخدوم العالم قلیہ حافظ مولانا مولوی محمد الودین صاحب سجادہ نشین ادا م احمد تعالیٰ برکاتہم کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مجدد و سحاب اکابر فصاح کے اس قابل فخر کارنامے سے بہت خوش ہوئے اور مجاہدین کی کامیابی کیلئے دعا فرمائی۔

ضلع شاد پور میں سلاٹوالی ایک نوا آباد منڈی ہے۔ مولوی محمد ولید پڑھتا ہے۔ میرزا کا کلاہ کا ڈاکٹر منظور احمد کے ذریعے سے وہاں میرزا بیت کا کافی اثر پھیل چکا ہے۔ میرزا کی مفروضوں نے وہاں پہنچ کر جلسے کے انعقاد کا اعلان کر دیا۔ مقامی میرزاؤں نے وہاں کی انجمن محمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج بھی دیدیا۔ اور اپنے جلسہ کا اعلان بھی کر دیا۔ کارکنان انجمن محمدیہ انتہائی پریشانی کے عالم میں اس ناگہانی مصیبت کا علاج سوچ رہے تھے۔ رات کے دس بجے مجاہدین اسلام بذریعہ لاری وہاں پہنچے۔ اور جاتے ہی شہر میں منادی کرائی گئی کہ میرزاؤں کا فرض ہے کہ بغیر مناظرہ کئے ہرگز یہاں سے کسی جگہ نہ جائیں۔ میرزاؤں کی تمام تجاویز خاک میں مل گئیں۔ ان کی امیدوں کا سرسبز باغ بامال ہو گیا۔ ان کی طبیعتیں سرد ہو گئیں۔ دوسرے دن میرزاؤں سے حسب ذیل خط و کتابت ہوئی

خط و کتابت

بذریعہ سیکرٹری صاحب جماعت احمد سلاٹوالی

السلام علی من اتبع الهدی۔ قادیانی مبلغین ہمارے ساتھ خوشاب میں مناظرہ کے شرائط طے کر کے آخری وقت پر بغیر مناظرہ کئے مجھ کا کی طرف چلے گئے تھے۔ مجھ کا میں بھی انہوں نے مناظرہ نہیں کیا

بلکہ وہاں جو تین سوال ان پر کئے گئے تھے۔ ان کا جواب ہمیں موصول نہیں ہوا اس لئے اگر آپ تحقیق و انظار حق کے خواہشمند ہوں تو اپنے مبلغین کو ہمارے جو کہ فالے سوالات کا جواب دینے پر آمادہ کریں۔ نیز خوشاب میں طے شدہ شرائط پر سلاٹوالی میں مناظرہ کرنے پر تیار کریں۔

اسید ہے کہ جناب ہمارا اور اپنا قیمتی وقت فضول خط و کتابت میں ضائع نہ فرمائیں گے۔ ہماری اس تحسیر کے جواب میں ہمارے جو کامیں پیش کردہ سوالات کے جوابات اور مناظرہ پر آمادگی کی تحسیر اپنے مبلغین سے بھجوا دیں گے۔

وما علینا الا البلاغ

ظہور احمد گوبی عفی عنہ
اہتمام

اس خط کے جواب میں ڈاکٹر منظور احمد نے مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی جس کے جواب میں حسب ذیل خط ہماری طرف سے بھیجا گیا۔

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سلاٹوالی

السلام علی من اتبع الهدی۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ اپنے مولیوں کو بھیرہ کی شرائط پر یا خوشاب کی شرطوں پر مناظرہ کرنے کے لئے آمادہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مناظرہ ہوا تو ہماری کئی دن کی آرزو پوری ہوگی۔ آپ نے نقل شرائط طلب کی ہے۔ خوشاب میں طے شدہ شرائط کی نقل ارسال خدمت ہے۔ مہربانی کر کے آج ہی وقت اور مقام کا تصفیہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز جناب نے ہمارے پیش کردہ سوالات کا جواب اپنے مبلغین سے نہیں دلویا۔ شاید آپ کو علم نہ ہو۔ جو کہ میں حسب ذیل سوالات بھیجے گئے تھے۔

۱۔ مہدی کے زمانہ میں کوف و شوف کا نشان رمضان

میں ہونا حدیث نہیں ہے

۴۲۔ جو دہریہوں صدی میں مسیح و مہدی پیدا ہوگا۔ حدیث نہیں ہے
 (۱) کان فی الہند نبیا اسود اللون اسلمہ کاھنا،
 حدیث نہیں ہے۔ میرزائی صاحبان ابن کا حدیث ہونا ثابت کریں۔ بسند
 صحیح مرفوع متصل یا کسی حدیث کی کتاب لمزم الصحیح سے دکھائیں۔
 مہربانی کر کے ان کے جوابات بھی مناظرہ سے پہلے تحریر کر کے
 بھجوا دیں۔ اس میں صرف چند منٹ صرف ہوں گے۔

ظہور احمد عفی عنہ

صدر تبلیغ جماعت اسلامیہ ضلع شادیو

از سلا نوالی، اتر پردیش

خط کے جواب میں ڈاکٹر منظور احمد نے خوشاب میں طے شدہ شرائط پر مناظرہ کرنے
 سے انکار کر دیا۔ اولیت و اصل سے کام لینا چاہیو۔ مجبور ہو کر انھیں یہ آخری خط بھی
 بھیجا گیا

بخدمت جناب سکریٹری صاحب جماعت احمدیہ سلا نوالی

السلام علی من اتبع الهدی -

آپ نے مناظرہ سے پہلو تہن کر کے افسوسناک روش اختیار کر
 اختیار کر رکھی ہے۔ تحقیق حق کی غرض سے میں خدا اور رسول کا واسطہ دیکر
 آپ کی خدمت میں عرض کرنا ہوں کہ فضول باتوں کو چھوڑ کر کل کے دن مناظرہ
 کا منتظر ام کریں۔ اگر بحیرہ یا خوشاب میں طے شدہ شرائط سے آپ
 کو انکار ہو تو پھر وقت اور مقام مقرر فرمائیں تاکہ آپ کے پاس حاضر
 ہونے کی تصدیق شرائط کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ شاید اس ملاقات
 کا نتیجہ اچھا نکل آئے۔

جواب جلد دیں۔

جماعت اسلامیہ کی طرف سے خاکسار اور مولانا محمد شفیع صاحب فاضل
ہوں گے۔ آپ بھی اپنی جماعت کی طرف سے دو نمائندوں کا انتخاب
کر کے ان کے اسماء مطلع فرمائیں۔ کسی نمبر سے شخص کو بولنے کا حق
نہ ہو گا۔

ظہور احمد بلوچی

مؤرخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء ڈاکٹر منظور احمد صاحب کے مکان پر تین گھنٹہ بحث و تمحیص کے
بعد حسب ذیل شرائط طے ہوئیں۔

شرائط مناظرہ

مضامین مناظرہ

(۱)

- (۱) حیات مسیح ناصری علیہ السلام
- (۲) ختم نبوت بمعنی امکان نبوت
- (۳) ختم نبوت بمعنی انقطاع نبوت
- (۴) صداقت حضرت مرزا احمد علیہ السلام

(۲) پہلے اور نمبر سے مضمون میں مدعی جماعت اسلامیہ جتھہ ہوگی۔ اور دوسرے اور نمبر
مضمون میں مدعی جماعت اسلامیہ احمدیہ ہوگی

(۳) ہر مضمون پر پورے تین گھنٹہ وقت ہوگا۔ پہلی دو تقریریں نصف نصف گھنٹہ کی۔ اور
باقی سب تقریریں پندرہ پندرہ منٹ کی ہوں گی۔ آخری تقریر پندرہ منٹ کی مد
کی ہوگی۔

(۴) پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔

(۵) ہر مناظرہ کے دوران میں دس منٹ کا وقفہ ہوگا۔ اور اگر دوران مناظرہ میں نیاز
کا وقت آجائے تو نصف گھنٹہ۔ لیکن یہ وقت اور اس کے علاوہ جو وقت قریب

اور مستظروں وغیرہ کی تکرار میں صرف ہوگا۔ وقت مناظرہ میں شامل نہیں کیا جائیگا بلکہ نہہا کر دیا جائیگا۔ اور اس طرح سے مناظرے کا وقت پونے تین گھنٹہ پورا کیا جائے گا۔

(۶) استناد قرآن مجید احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے ہوگا۔ تحریرات حضرت میرزا صاحب علیہ السلام جماعت احمدیہ پر حجت ہوگی۔

(۷) دلیل خاص کے مقابلہ میں دلیل خاص پیش کرنی ہوگی اور اس کے بعد اس کی تائید میں دلیل عام بھی پیش کی جائیگی۔

(۸) فریقین کے مناظرہ نہایت تہذیب، متانت، شائستگی، اور شرافت سے گفتگو کریں گے۔

(۹) کوئی مناظرہ دوسرے مناظرہ کی تقریر کے دوران میں نہ بولے گا۔ اس حوالہ مانگ سکتا ہے۔ لیکن دوسرے مناظرہ کی پیش کردہ باتوں کا جواب وہ اپنے وقت ہی میں دے سکیگا۔ مناظرہ اور پریزیڈنٹ کے سوا کسی کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۱۰) حفظ امن وغیرہ کے متعلق جو شرائط ہیں ان کا تصفیہ مفتاحی دستہ وار نمائندگان کل صبح کریں گے۔

(۱۱) مدعی اپنی احسن تقریر میں کوئی بات نئی نہ پیش کر سکیگا۔

(۱۲) فریقین کی طرف سے ایک ایک پریزیڈنٹ ہوگا۔ جن کا کام فریقین سے صرف شرائط کی پابندی کرانا ہوگا۔

احقر ملک عبدالرحمن خادم بی اے گجراتی۔

نمائندہ جماعت اسلامیہ احمدیہ سلطانی

محمد سلیم عفی عنہ (مولوی فاضل) نمائندہ جماعت احمدیہ اسلامیہ

سلطانی ۱۷

ظہور احمد بگٹی کان اللہ لہ۔ ابو سعید محمد شفیع عفی عنہ

نمائندہ کان جماعت اسلامیہ حنفیہ (سلطانی)

کیفیت مناظرہ

مورخہ ۱۸ و ۱۹ د ۲۰ ستمبر ہر دور میرزا یوں کے ساتھ فیصلہ کن مناظرہ ہوا۔ حق و باطل میں امتیاز پیدا ہو کر رہا۔ آفتاب صداقت کے طلوع سے کذب و افترا کی تاریکیاں دُور ہو کر رہیں۔ حیاتِ مسیح علیہ السلام پر مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب کے دلائل کا کوئی معقول جواب میرزائی مناظرہ محمد سلیم نہ دے سکا۔ اجراءِ نبوت پر ملک عبدالرحمن خادم مدعی تھا۔ اسلامی مناظرہ مولانا ابوسعید محمد شفیع صاحب نے اس کے دلائل کے پرچے اڑائیے۔ مورخہ ۱۹ ستمبر بعد دوپہر ختمِ نبوت پر مولانا ابوالقاسم صاحب کے ساتھ محمد سلیم کا مناظرہ ہوا۔ میرزائی مناظرہ نے غلط بحث اور خلافِ دِری شراط سے کام لیا چاہا۔ میرزائی صدر ملک عبدالرحمن خادم فحش کلامی پر اتر آیا۔ اُس نے مخدح حاضرین کو غلیظ اور گندمی گالیاں دیں۔ ملک عباس خان سید کانٹیل پولیس نے مداخلت کر کے امن قائم کر دیا۔ در نہ لوگوں کا مشتعل ہو جانا یقینی تھا۔ سید کانٹیل صاحب نے ملک عبدالرحمن کو شرافت اور انسانیت کا واسطہ دیا۔ اور اُس سے بدزبانی سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔

مورخہ ۲۰ ستمبر کو صبح ۹ بجے دعاوی میرزا پر مولانا ابوالقاسم کیساتھ ملک عبدالرحمن کا مناظرہ ہوا۔ اس میں میرزائی مناظرہ کو شرمناک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ میرزائی مولوی فاضلوں کی علمیت بے نقاب ہو گئی۔ مولانا ابوالقاسم صاحب نے میرزا غلام احمد کی کتاب سے انا مہلکو بعلمہا پڑھا۔ محمد سلیم وغیرہ نے شور مچایا۔ کہ لام کو کسور پڑھنا جائز نہیں۔ اس پر ان کو چیلنج دیا گیا۔ کہ اس جگہ بعلمہا جائز ثابت کر دیں۔ میرزائی یہ سنکر مہوت ہو گئے۔ اور کوئی جواب نہ دے سکے۔ خادم میرزائی قرآن مجید کی آیات صحیح نہ پڑھ سکا۔ اس مناظرہ میں میرزا یوں کا رہا سہا وقار خاک میں ملا دیا۔ فرقہ بین کے دلائل اسی کتاب میں دوسری جگہ درج ہیں۔ قارئین دعاں میرزا یوں کے دلائل کا بودا پن معلوم فرمائیں

الحمد للہ کہ نواحِ سلطانی میں میرزا سیت کا حاتمہ ہو گیا۔ اور ان کی ترقی کی رفتار

پچھٹا مہر کہ سرگودہ

سلاوالی میں مجاہدین اسلام نے میرزائیوں کی نقتل و حرکت کی نگرانی نہایت سہی و تمام سے کی۔ مورخہ ۱۲ ستمبر ۳۲ کی صبح کو میرزائی مبلغین ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔ اور سرگودہ کا گھٹ خرید کر ٹرین پر سوار ہو گئے۔ مجاہدین اسلام بھی اسی ٹرین پر سرگودہ کے ٹکٹ خرید کر روانہ ہوئے۔ راستہ میں ہر اسٹیشن پر میرزائیوں کی نگرانی کی گئی۔ سرگودہ کے ریلوے اسٹیشن پر میرزائیوں نے اپنا سامان اتارا۔ مجاہدین اسلام بھی ٹیٹ فارم پر گاڑی کی روانگی کا انتظام کرتے رہے۔ گاڑی کے وصل دینے پر مجاہدین اسلام ٹیٹ فارم سے باہر چلے گئے۔ گاڑی آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ میرزائی مولوی میدان خالی دیکھ کر دوڑ کے گاڑی کے پائیدانوں پر کھڑے ہو گئے۔ ان کا سامان ریلوے پلاٹ فارم سرگودہ پر چڑھا۔ مجاہدین اسلام نے بعد حشرت واپس اس منظر کو دیکھا اور کھپ افسوس ملتے ہوئے شہر سرگودہ کی جامع مسجد میں ڈیرہ لگا دیا۔

سرگودہ سے میرزائی چیک نمبر ۹ شمالی تحصیل جھلو وال میں گئے اور وہاں میرزائیت کی علی الاعلان تبلیغ کی۔ عبدالرحمن خادم قادیان چلا گیا۔ اور بقایا قافلہ مورخہ ۱۳ ستمبر کو واپس سرگودہ میں وارد ہوا۔ سرگودہ میں ان کے جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہارات ہو چکا تھا۔ اس لئے ان کی واپسی ضروری تھی۔ ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵ تاریخوں میں روزانہ گول چوک میں مسلمانوں کی شاندار جلسے منعقد ہوتے رہے۔ میرزائی مبلغین کو کھلے میدان میں جلسہ منعقد کرنے کا حوصلہ نہ تھا۔ ان کے جلسوں میں حاضرین کی تعداد ۲۰-۲۵ سے زیادہ نہ ہو سکی۔ جماعت اسلامیہ سرگودہ نے انھیں طنز و کھیل سے گمیرزائیوں نے تقریری مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔

انہوں نے نقض امن کا اندیشہ بھی ظاہر کیا۔ اہل اسلام کی طرف سے

حافظ محمد سعید صاحب مستند مدرسہ طیبہ دہلی نے پانچ ہزار روپیہ کی نقد ضمانت پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ مگر میرزائیوں نے فرار ہی میں اپنی بہتری سمجھی۔ میرزائی

جلستے تھے کہ سرگودہ کی تسلیم یافتہ پبلک میں مناظرہ کے بعد ان کا تمام اثر و اقتدار
ٹھیل ہو جائیگا۔ اس لئے انھیں مناظرہ کرنا کا حوصلہ نہ ہوا۔ علمائے اسلام کی تقریر
نے مسلمان سرگودہ میں بیداری کی حیرت انگیز روح پھونک دی۔ اور سیکڑوں
مذہب راہ راست پر آ گئے۔ الحمد للہ علی ذلک

مؤرخہ ۲۵ ستمبر کو صبح ۹ بجے سے بارہ بجے تک کمپنی باغ سرگودہ
میں شاندار جشن فتح منایا گیا۔ جس میں شرفاء و معززین کی کثیر تعداد موجود تھی۔
مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب کی حیات مسیح علیہ السلام کے اثبات میں معرکہ الامراء
تقریر ہوئی۔ خاکسار نے تمام خط و کتابت کا خلاصہ سننا کر لوگوں سے فیصلہ طلب
کیا۔ تمام حاضرین نے میرزا بیوں کے واضح قولہ اور ان کے مفید و جلال ہونیکا اقرار
کیا۔ میرزا نیت مراد باوا سلام زندہ باد اور امجدہ الکر کے غلغلہ انگیز نعروں کے
ورمیان جلسہ درخواست ہوا۔

خط و کتابت کا خلاصہ سیکرٹری جماعت میرزا نیت کے نام پہ ملاحظہ

بخدمت جناب سکریٹری صاحب انجمن احمدیہ سرگودہ

السلام علی من اتبع الهدی

جناب کی جماعت کے مبلغین کل سے شہر سرگودہ میں اپنے
عقائد کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے آپ کی جماعت کے ممتاز
رکن حافظ عبدالعلی صاحب نے مسلمانوں کو اپنے مولوی منگواتے
کا چیلنج دیا تھا۔ آج صبح کے جلسہ میں بھی اپنے مناظرہ پر آمادگی کا اظہار
کیا ہے۔ اس لئے قلمی ہے کہ کل صبح تاریخ ۲۵ ستمبر ۱۳۳۲ بروز اتوار ۸ بجے
اپنے مبلغین کو مناظرہ کرنے پر آمادہ کر کے اطلاع دیں۔ مناظرہ کمپنی
میں ہو مناسب ہو گا۔ شوالہ جو بھیرہ یا خوشاب میں طے ہوئی ہفتین
دن پہلی مناظرہ کر لیا جائے۔ تاکہ تصفیہ شرائط میں وقت ضائع نہ ہو

اگر آپ نے دوبارہ تصفیہ شرائط پر زور دیا۔ یا کسی قسم کے حیلے تلاش کئے تو مناظرہ سے صریح فرار سمجھا جائیگا۔

مناسب یہ تھا کہ بحالات موجودہ آپ کی جماعت اپنی تفرقہ انداز پالیسی سے مجتنب رہتی۔ لیکن آپ کی جماعتی تبلیغ کا مؤثر جواب دینے پر اہل اسلام مجبور ہو چکے ہیں۔

حکیم محمد منظر

سیکرٹری جماعت اسلامیہ

سرگودہ ۲۳/۹/۳۳

میرٹھ ایٹون کا جواب

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت اسلامیہ سرگودہ

استلام علی من ایتح المہدی

آپ کی چٹھی بتاریخ آج مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۳۵۲ء کو بوقت ۱۲ بجے شام کے جبکہ ہمارے آج کے جلسہ کا وقت تھا موصول ہوئی۔ جو اباً عرض ہے۔ کہ حافظ عبدالحی صاحب کے بیان کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں۔ اور نہ ہی آج تک کسی تقریر میں مناظرہ کے لئے ہماری طرف سے کوئی چیلنج دیا گیا ہے۔ اور آپ کی یہ چٹھی بھی ہمیں ایسے تنگ وقت میں پہنچی ہے۔ کہ جس کے بعد ہمارے جلسہ کا صرف ایک ہی دن بوجہ پروگرام کے باقی رہ جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ ہمیں یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ آپ ایسے تنگ وقت میں اس قسم کی چٹھی بھیج کر شرائط وغیرہ کی الجھنوں میں باقی ماندہ وقت صرف سے مناظرہ سے بچنے کی پیش بندی کر رہے ہیں۔

لیکن باوجود اس کے ہم آپ کے چیلنج مناظرہ کو اس شرط پر منظور کرتے ہیں کہ مناظرہ تحریری ہو۔ جو بعد میں اسی ترتیب سے پبلک کو

سنایا جاوے۔ سب سے پہلی اور بنیادی شرط اس مناظرہ کی یہ ہو گی کہ
مناظرہ تحریری ہو۔

محمد عبدالمجید سکریٹری انجمن احمدیہ

سنگودہ

دوسرا خط

بخدمت جناب سکریٹری جماعت احمدیہ سنگودہ
السلام علی من اتبع الهدی۔

آپ کی چٹھی ہماری تحریر کے جواب میں ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کے و بجے
موصول ہوئی۔ جناب نے شائد ہماری تحریر کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ شرائط
وغیرہ کی الجھنوں سے بچنے کے لئے بھیرہ یا خوشاب میں طے شدہ شرائط پر
ہی مناظرہ کرنے پر ہم نے آمادگی ظاہر کی تھی۔ آپ کے مبلغین اور ہمارے علماء
کرام وہی ہیں جو بھیرہ میں تھے۔ اس لئے شرائط کے متعلق جو تصفیہ ان کا
باہمی بھیرہ میں ہوا تھا وہی کافی ہے۔ آپ اپنی چٹھی کے آخر میں شرائط
کا تصفیہ کر نیکی دعوت دیکر خود نئی الجھنیں پیدا کر رہے ہیں۔ اس طرح مناظرہ
سے پہلو تہی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ مناظرہ پر آمادہ ہوں تو آج بمقام کمپنی
بانع ۸½ بجے بھیرہ یا خوشاب والی شرائط پر مناظرہ کر سیکے لئے اپنے
علماء کو لائیں۔ وقت اور مقام کے متعلق اگر کوئی بات بحث طلب ہو۔ تو
حامل رقعہ ہذا سید ولایت شاہ صاحب ہماری طرف سے مختار اور
مجاز ہیں۔ اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ کی مرضی

وما علینا الا البلاغ

۲۵/۹/۱۰۷

ولایت شاہ بقلم خود
برائے سکریٹری جماعت اسلامیہ سنگودہ

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت اسلامیہ سرگودہ

السلام علی من اتبع الهدی - میری شب گذشتہ کے لیے
بجے لکھی ہوئی چٹھی کا جواب آج صبح ۱۲ بجے موصول ہوا۔ جبکہ ہمارے
جلسہ کا وقت تھا۔ آپ نے اس میں میرے متعلق شکایت کی ہے کہ میں نے
آپ کی تحریر کا بغور مطالعہ نہیں کیا۔ لیکن مجھے تعجب ہو کہ آپ نے میرے خط کو سر
سری نظر سے بھی نہیں دیکھا۔ کیونکہ میں نے اپنی چٹھی میں پہلی اور بنیادی
شرط یہ رکھی تھی۔ کہ مناظرہ تحریری ہو جو بعد میں بصورت تقریر پبلک کو
سنا دیا جائے۔ لیکن آپ نے اس ضروری امر کا اپنی چٹھی میں ذکر تک
نہیں کیا۔ اور بغیر اس ضروری امر کو منظور کر سیکے وقت اور مقام کا فیصلہ
کرنے تک آپہنچو۔ اگر آپ نے پہلے میرے خط کی طرف توجہ کی نہیں۔ تو میں اب
آپ کو کھول کر لکھ دیتا ہوں کہ ہمیں آپ کا چیلنج مناظرہ منظور ہے۔ بلکہ ہم
دوہرا مناظرہ منظور کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں خواہ مخواہ آپ ہمارے
ذمہ عذر رکھ کر اپنے لیے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں۔ اگر اس مناظرہ
میں آپ کو کوئی مشکل یا تکلیف نظر آتی ہے تو ہمارے لئے بھی وہ مشکل
مادی صورت میں موجود ہے۔ باقی شرائط کے متعلق میں اس قدر
عرض کر دیتا ہوں کہ اگر آپ کو تحریری و تقریری مناظرہ منظور ہے تو باقی شرائط
سلا نوالی کے مناظرہ والے ہمیں منظور ہیں۔ جو کہ پھر اور خوشا کے بعد ہوا
ہے۔ مناظرین بھی وہی ہیں۔ اس واسطے سلا نوالی کے مناظرہ والی شرائط کی
منظوری میں آپ کو کوئی عذر یا حیلہ پیش کر سکی ضرورت نہیں ہے

خاکسار محمد عبداللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ

سرگودہ بتاریخ ۲۵/۴/۲۰۰۹ بوقت

۹ بجے دن

میرزا ایوب کی جیٹھی جلسہ عام میں پڑھ کر سنائی گئی۔ مسلمانان سرگودہ نے تحریری مناظرہ

اور اس میں وقت کی ضائع ہونے اور مناظرہ کے طوالت پکڑنے کا اندیشہ ظاہر کیا
اس لئے میرزا ایوں کو حسب ذیل تحریر بھیجی گئی۔

میسر اخط

بخدمت جناب سکرٹری صاحب انجن احمدیہ سرگودہ

السلام علی من اتبع الهدی

شکر ہے کہ جناب نے مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اب دیر نہ فرمائیں
فورا اپنے علما کو سکرٹری صاحبی باع پہنچ جائیں۔ ہم بالکل تیار ہیں۔ باقی سلاوا
کے شرائط میں کسی قسم کی تبدیلی کرنا بحث کا دروازہ کھول دے گا۔ ہمیں
سلاوا والی دلی تمام شرطیں منظور ہیں۔ کسی قسم کا عذر نہیں۔ آپ بھی
تحریری کی نئی قید نہ بڑھائیں۔ اگرچہ وہ شرائط ہمارے لئے نامنصفانہ ہیں
مگر ہمیں منظور ہیں۔ ۲۵/۳

ولایت شاہ لغت علم خود براسکرٹری

جماعت اسلامیہ۔ سرگودہ

میرزا ایوں کا جواب

بخدمت جناب سکرٹری صاحب جماعت اسلامیہ سرگودہ۔

السلام علی من اتبع الهدی

آپ کی چٹھی موصول ہوئی۔ ہم نے تو اپنے پہلے ہی خط میں آپ کے چیلنج مناظرہ
کو منظور کر لیا تھا۔ مگر اس شرط پر کہ مناظرہ تحریری ہو۔ جو بعد میں اسی ترتیب
سے ہلک کو سنا دیا جائے۔ ماسوے اس کے ہم نے اپنی طرف سے کوئی انجن
مزید شرائط کے متعلق نہیں ڈالی۔ بلکہ وقت کی تنگی اور جلدی رضیہ کر چکی
ظاہر سلاوا والی دلی طے شدہ شرائط کو ہی منظور کر لیا تھا۔ لیکن آپ نے
ایک ہماری بنیادی ضروری شرط کو منظور نہیں کیا۔ حالانکہ یہ شرط جانچ

کیا اسطے کیاں واجب العمل تھی۔ اور اس کے وجوہات بھی عرض کئے جا چکے ہیں۔ لیکن آپ نہ تو اس کو منظور ہی کر رہے ہیں اور نہ ہی انکار کی وجہ پیش کر سکے ہیں۔ گویا لفظی آمادگی تک ہی آپ کا جواب محدود ہے۔ لیکن عملی قدم مناظرہ کی آمادگی کا نہ اٹھایا۔ مختصر یہ کہ اگر آپ پوچھیں تو پھر یہ مسئلہ فریبا طے شدہ سمجھا جاسکتا ہے۔ ورنہ دوسرے محنتوں میں آپ کا فرار سمجھا جائیگا۔

خاکسار محمد عبداللہ سکرٹری انجمن احمدیہ

سرگودہ ۲۵/۹/۳۵

چوتھا خط

بخدمت جناب سکرٹری صاحب۔ احمدیہ انجمن۔ سرگودہ

السلام علی من اتبع الهدی

افسوس آپ فضول خط و کتابت میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اب دوحرفی جواب دیں کہ آپ تقریری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں۔ سرگودہ کی پبلک فضول چٹھا بازی یعنی تقریری مناظرہ کی اجازت نہیں دیتی۔ اگر آپ جواب نہ دیا تو آپ کا صریح دین فرار سمجھا جائیگا۔ ۲۵/۹/۳۵

دلیت شاہ تعلیم خود

برائے سکرٹری جماعت اسلامیہ

سرگودہ

پانچواں خط

بخدمت جناب سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودہ۔ السلام علی من اتبع

الہدٰی (۱۱)۔ ۱۳۹۳ھ ۱۲/۱۱ میں مولوی محمد اسماعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

قادیان نے میرے ساتھ تحریری مناظرہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اخبار فاروق قادیان کے مدیر کو رسالہ شمس الاسلام بھینچہ میں مطبوعہ مضامین کے جواب لکھنے پر آمادہ کرنے کا ذمہ لیا تھا۔ چنانچہ آٹھ ماہ رسالہ مولوی صاحب مذکور کے نام جاری بھی رہا۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ بعد ازاں للیانی کے ایک مرزائی پٹواری نے بھی اخبار فاروق کے مدیر کو اس پر آمادہ کرنے کا ذمہ لیا۔ مگر صدائے برخواست۔ بھیر میں بھی آپ کے مولویوں خصوصاً مولوی مبارک احمد صاحب کو تحریری مناظرہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ ان کی تحریر یہاں میرے پاس موجود ہے۔ تعجب ہے کہ اب آپ پھر تحریری مناظرہ پر اصرار کر رہے ہیں پہلے اپنے مولویوں سے مشورہ کر لیں۔ جو صورت میں نے عرض کی ہے وہ فیصلہ کن ہے۔ اس وقت صرف تقریری مناظرہ ہو جائے۔ سرگودہ کی سپیک حق و باطل کا فیصلہ کر لیگی۔ بعد ازاں آپ اخبار فاروق یا الفضل کے مدیر کو تحریری مناظرہ پر آمادہ کر کے اطلاع دیں۔ آپ کے مضامین رسالہ شمس الاسلام میں بلا معاوضہ شائع ہوا کرینگے۔ بشرطیکہ ان مضامین کے جوابات آپ کی جماعت کا کوئی اخبار مکمل شائع کر نہ کا ذمہ لے۔ پرچوں کی تعداد مقرر کر لیں۔ اور اگر آپ چاہیں تو جلد کر کے سپیک میں وہ مضامین سنائی بھی جاسکتے ہیں۔ اس طریقہ سے کثیر التعداد قارئین فائدہ حاصل کر سکیں گے۔ اس سے بہتر اور کوئی طریقہ تحقیق حق کا نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ نہ تحریری مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ نہ تقریری۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

ظہور احمد گدوی۔ مدیر شمس اسلام

۲۵/۹
۳۲

آخری اتمام حجت

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ سرگودہ۔ السلام علی من اتبع الهدی۔ آپ کا رفقہ پانچ بجے شام ملا۔ میں نے صرف دو حرفی جواب

طلب کیا تھا۔ آپ نے خوشنما الفاظ کی آڑ لیکر راہ فرار اختیار کیا ہے۔ ہمیں پہلے بھی یقین تھا کہ آپ اپنے علما کو میدانِ مناظرہ میں نہ لاسکیں گے۔ حق کے سامنے انھیں کھڑی ہونی کی جرأت نہیں۔ کیا اب ان کی زبانیں گونگی جو چکیں۔ کیا اب تقریری مناظرہ کرنے کی ہمت نہیں رہی۔ کیا بھیرہ، خوشاب، سلاٹوالی میں شاندار شکست حاصل کر کے تھوڑے ہو چکے ہیں۔ کیا بھیرہ، وغیرہ میں انھیں ہوش نہ تھا۔ ہمیں صرف سرگودہ کی پبلک کی تسلی درکار ہے۔ جس کے لئے تحریری مناظرہ میں تضيغ اوقات ہمیں گوارا نہیں۔ کتب و رسائل مطبوعہ موجود ہیں۔ ہر شخص مطالعہ کر سکتا ہے۔ اگر تحریری مناظرہ کا طبع کرانا مقصود ہو تو مناظرہ ہر یا کافی ہے۔ انوس کیا ہی صداقت تھی جس کا پرچار کر نیکی کے لئے آپ نے اپنے مبلغین کو بلایا ہے۔ آپ کا فرض تھا کہ میدان میں آکر اپنی صداقت ثابت کرتے۔ مگر اب آپ کی شکست اور فرار اور مغلوبیت دنیا پر آشکارا ہو چکی ہے۔ اب آپ کا آئندہ مسلمانوں کو خطاب کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ اور اب آپ کی کسی لغو تحریر کا جواب نہ دیا جائے گا۔

ولایت شاہ بہت لم خود

برائے سکرٹری جماعت اسلامیہ سرگودہ

ساتواں محرکہ حکم نمبر ۳ جنوبی

ہماری آخری تحریر کا جواب دے بغیر میرزا فی مبلغین مورخہ ۲۵ ستمبر کی شام کو سرگودہ سے پذیرہ موٹر لاری روانہ ہو گئے۔ مجاہدین اسلام کا قافلہ بھی ان کے نقاب میں دنا ہوا۔ میرزا ایوں نے چک نمبر ۳ جنوبی میں جا کر قیام کیا۔ اور وہاں اپنے تبلیغی جلسہ کا اعلان کر دیا۔ ۲۶ ستمبر کو مجاہدین اسلام کے ورد دے مسلمانان چک کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور میرزا ایوں کو سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ باشندگانِ دہ نے مجاہدین اسلام سے مشورہ کئے بغیر میرزا ایوں کی نامنصفانہ شرائط منظور کر کے مناظرہ کا فیصلہ کر لیا۔ میرزا ایوں نے سادہ لوح مسلمانوں سے اپنی حسبِ منشا شہ خیں طے کرالیں۔ مولوی لال حسین صاحب

آخر سب ان مبلغ جماعت میرزا نایہ لاہور۔ اور مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی بھی مسلمانانِ علاقہ کی درخواست پر پہنچ گئے۔ اور اسلامی کمیٹی میں تازہ نمک سی میرزائیوں کے رہے ہے جو صلے بھی جاتے رہے۔ مگر دہات کی سادہ لوح آبادی اور حاضرین تعلیم یافتہ کی عدم موجودگی سے ان کی ڈہارس بند ہی رہی۔ حیرت ہے کہ سرگودہ جیسے تعلیم یافتہ شہر میں ان کی زبانیں گونگی رہیں۔ مگر دہات میں تقریری مناظرہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ میرٹھی جانتے تھے کہ طبقہ جہلا میں ان کی ذلت و رسوائی پوری طرح آشکارا نہ ہوگی۔

شرائطِ مناظرہ جو نمائندگان ہر دو جماعت جن کے دستخط نیچے ثبت ہیں مفصل ہوئے۔ جن پر کاربند ہونا ہر ایک جماعت کا فرض ہوگا۔ جو جماعت اس فیصلہ پر

کاربند نہ ہوگی وہ شکست خوردہ سمجھی جائیگی۔ مضامینِ مناظرہ حسب ذیل ہوں گے

۱۔ حیات و وفات مسیحِ ناصری مدعی جماعتِ حنفیہ

۲۔ اجلائے نبوت بعد از انحضرتؐ = = احملیہ

۳۔ ختم نبوت مدعی جماعتِ حنفیہ

۴۔ صداقتِ مسیح موعود = = احملیہ

ہر ایک مدعی کی پہلی و آخری۔۔۔ بموجب پروگرام ہوگی۔ ہر ایک جماعت کی طرف

سے ایک ایک اپنا پریذیڈنٹ ہوگا۔ جو انتظامِ جلسہ کا ذمہ دار ہوگا۔ کہ اختتامِ

جلسہ تک کسی قسم کی کوئی تالی، سنخ، یا خمرہ، یا جلوس وغیرہ کسی قسم کی کوئی کارروائی

ناجاہز نہیں کی جائیگی۔ اور اہل جلسہ خاموشی سے تا اختتامِ جلسہ جلسہ گاہ میں بیٹھے رہیں گے

اور جلسہ ختم ہونے کے بعد جلسہ گاہ سے خاموشی کیساتھ چلے جائیں گے اگر کوئی ایسی حرکت کرے گا

تو جلسہ گاہ سے فوراً نکالا جائے گا۔ صداقتِ مسیح موعود کے مناظرہ کے وقت علاوہ

اپنے اپنے پریذیڈنٹ کے چوہدری منظور حسن و چوہدری خوشی محمد جٹ جنوبی کو اس

بات کا اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی فریق دوسرے کو مسلہ پیشوا و بزرگ کے حق میں

کوئی نا واجب توہین آمیز کلمات کہے تو ہر دو اشخاص کو اختیار ہوگا کہ اس کی تقریر کو

فوزار و کدے - ہر ایک فریق واحد بشہ صحیحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اقوال بزرگان
سلف سلفہ فریقین و کتب مراد صاحب سوا اپنے اپنے دعویٰ و جواب دعویٰ کے ثبوت
پیش کر سکتے ہیں۔ اگر فریق مخالف حوالہ کتب طلب کرے تو کر سکتا ہے۔ پروگرام
حسب ذیل ہوگا۔

مؤرخہ ۹/۲۷ حیات وemat مسیح ناصری اڑبائی بجے شام
سے شروع ہو کر ساڑھے پانچ بجے شام تک تین گھنٹہ
۹/۲۷ - اجرائے نبوت بعد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ
بجے شام سے گیارہ بجے رات تک تین گھنٹہ
۹/۲۸ ختم نبوت آٹھ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک تین گھنٹہ
۹/۲۸ صداقت مسیح موعود ۲ بجے شام سے ۵ بجے شام
تک تین گھنٹہ۔

دستخط نمائندہ جماعت احمدیہ

شاہ محمد حاکم نمبر ۳۳

دستخط نمائندہ جماعت حنفیہ

ولید العیسیٰ خود

تنبیہ

ان شرائط میں جا بجا رد تجویز کئے گئے تھے۔ اور سادہ لوح حقیقوں نے "صدا
قت مسیح موعود" جیسے الفاظ پر دستخط کر دیئے۔ ہمارے نزدیک حضرت مسیح ابن مریم نامہ
علیہ السلام کے سوا اور کوئی مسیح موعود نہیں ہے۔ مسیح موعود کوئی شرعی اصطلاح
نہیں۔ استدلال میں اقوال بزرگان سلفہ مسلمہ فریقین تسلیم کرنا مسلمانوں کی خطا
و شدید غلطی ہے۔ میرزا یسویں کو اسی میں فرار کا موقع ملتا ہے۔ عقائد کے بارہ سوا
قرآن حدیث اور کسی کا قول ہم مجرب نہیں ہو سکتا۔ غیر معتبر اقوال غیر معتبر شخصیات
کی تصانیف میرزا کی نفی کر کے بحث کو طوالت دینے کے عادی ہیں۔ اور مسیح

احمد دین صاحب کے ظرافت آمیز طریقیان سے لوگ بہت محفوظ ہوئے۔ مولوی صاحب نے میرزا یوں کے دلائل کا نہایت عمدگی سے رد کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ میرزا یوں نے دوسرے وقت میں ختم نبوت پر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔

بعد دوپہر ۳ بجے مولانا لال حسین صاحب اختر کا محمد سلیم قادیانی کیساتھ مناظرہ میرزا پر زبردست مناظرہ ہوا۔ قادیانی مناظرہ اختر صاحب کے ۳۶ اعتراضات کا آخر وقت تک کوئی جواب نہ دے سکا۔

میرزا یوں کی اس شاندار ہزیمت کا مستام علاقہ بر نہایت اچھا اثر ہوا۔ کئی مذہب تائب ہو گئے۔ مسجد ناز عصر مسجد میں جشن فح منابا گیا۔

شاکر اور مولوی لال حسین صاحب کی مزاحمت شکن تقریریں ہوئیں رات کو بھی مولوی عبدالرحمن صاحب میانوی کا وعظ ہوا۔ ان تقریروں نے مزاحمت کے زہریلے جراثیم کیلئے تریاق کا کام کیا۔

رات کی وقت شیخ محمد دین صاحب رئیس سرگودہ نے میرزا یوں کے پاس جا کر انھیں سرگودہ کی دعوت دی۔ شیخ صاحب نے کہا کہ سرگودہ میں ایک ایسے مناظرہ کی انت ضرورت ہے۔ تاکہ وہاں کے لوگ حق و باطل میں امتیاز کر سکیں۔ شیخ صاحب نے مبلغ ایک سو دس قادیانی مناظرین کو بطور سفر خرچ دینا قبول کر لیا۔ مگر میرزا یوں نے سرگودہ میں مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اسلامی مناظرین کو قادیان میں مناظرہ کر سکی دعوت دی۔ خاکسار نے یہ دعوت ان کی قبول کر لی۔ اور شہر الہ آباد میں تاویخ کا فیصلہ کرنا چلا۔ مگر محمد سلیم نے آئیں بائیں شاہین میں ٹال دیا۔ اور کہا کہ اپنے خلیفہ کی منظوری کے بغیر ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے

آٹھواں محرکہ ٹڈہ انجھا

میرزا یوں کی طرف سے مورخہ ۲۹ دسمبر کی تاریخوں میں بمقام چھنی رمان جلسہ کرنا چلا۔ مسلمان مطبوعہ اشتہاروں کے ذریعہ ہو چکا تھا۔ مگر اسلامی مجاہدین کی ہیبت

ان کے دلوں پر ایسی مستولی ہوئی کہ چھٹی کا پروگرام منسوخ کر کے واپس سرگودہ کی طرف چل دیے
مورحہ ۲۵ ستمبر کی صبح کو ان کی موٹر سرگودہ کی شہر پر جاتے ہوئے دیکھ کر مجاہد بن اسلام
حیران رہ گئے۔ بالآخر مجاہد بن اسلام بھی موٹر میں سوار ہو کر ان کے تعاقب میں سرگودہ
پہنچے۔ سرگودہ میں میرزائی مبلغین غائب ہو گئے۔ محمد سلیم صاحب سبھی روز قادیان پہنچے
اور محمد نذیر احمد خاں، عبدالمعین اعجاز وغیرہ دوسرے روز مڈہ رانجھا کی طرف
روانہ ہوئے۔

چھٹی رات کے میرزائیوں کے اشتہار کی نقل درج ذیل ہے

از چھٹی تاجہ بان

بجواز اشتہارات تبلیغی جلسہ واقعہ بہ ستمبر و یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء عرض ہے کہ چونکہ
بعض امور ایسے پیش آ گئے ہیں کہ اندیشہ فساد کا نظر آتا ہے۔ اور ہماری
ہمدردی کے حالات ناپسندیدہ معلوم ہوئے ہیں اس لئے کوئی جلسہ تبلیغی بمقام
چھٹی تاجہ بان نہ ہوگا۔ جس صاحب کو مناظرہ کرنا یا کھینے کا شوق ہو
وہ چیک ۳۰ روپے لے سکتا ہے۔ یا تقاریب سننا ہوں تو مڈہ رانجھا جہاں جلسہ
ہو گا یکم اور دوم اکتوبر ۱۹۳۲ء کو جاسکتے ہیں۔ - ۲۳/۹/۳۲

خاکِ احسن خاں رمان تعلیم خود

از چھٹی تاجہ رمان -

میرزائیوں کی
حزب الانصار کی پے درپے فتوحات، اور میرزائیوں کی متوا
حرکت مذہبی
ہر قیمتوں سے میرزائیوں کے گھروں میں سرگودہ سے قادیان
تک صفِ مانم کچھ گئی۔ دلائل سے غلبہ نہ پا کر میرزائی اوجھ اور کمینہ ہتھیاروں پر اتر آئے
میرزائیوں سرگودہ نے سپرنٹنڈنٹ کے پاس جا کر شکایت کی۔ خلیفہ محمود نے اپنی وفاداری
کا راگ لگا کر اور حجابِ حرام قرار دینے کی اجرت طلب کر کے گورنمنٹ سے مدد مانگی۔ ایک
ماہ کے دورہ میں کسی جگہ میرزائیوں کا بال تک بریکانہ ہوا۔ مگر مڈہ رانجھا، نقضِ امن

کا اندیشہ ظاہر کر کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ضروری کارروائی کرنے پر مجبور کیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے صاحبِ پیکٹر پولیس متعینہ تھانہ مدہ کو خاکساری گرفتاری کے لئے احکام بھیج دیئے۔ میاں خداج بخش صاحب رئیس نمبر دار جلعہ مخدوم یہ خبر سنکر بذریعہ موٹر سرگودہ پہنچے۔ انہوں نے مجاہدین اسلام کو مدہ رانجھا جانیسے روکا۔ اور کہا کہ ہم اپنے علاقے کرام کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ سب پیکٹر پولیس افسران بالا کے احکام کی تعمیل کیلئے مجبور ہو گا۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ مدہ رانجھا کا دورہ ملتوی کیا جائے۔

مجاہدین اسلام نے مجلس شوریٰ مرتب کی قرآن مجید سے تفاعل کیا گیا

تو یہ آیت نکلی۔
 الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
 فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِلَى الْوَطَنِ فَوَضَّلَهُمُ اللَّهُ لِمَا يَشَاءُونَ لِيُخْرِجُوهُمْ فَأَنقَضَتْ مُصَلَّتُ الْأَوَّلَاءِ
 فَلَا تَخَافُوهُمْ وَقَافِلُكُمْ إِنَّكُمْ مَوْعِدِينَ (پارہ ۴-۵ ع ۴۹)

ترجمہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے تمہارے لئے سامان جمع کیا ہے۔ سو تم کو ان سے اندیشہ کرنا چاہئے۔ تو اس نے ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیا اور کہہ دیا کہ ہم کو حق تعالیٰ کافی ہے۔ اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لئے اچھا ہے۔ پس یہ لوگ خدا کے اور فضل سے بھرے ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری فراہم نہیں آئی۔ اور وہ لوگ رضائے حق کے تابع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ یہ شیطان ہے۔ کہ اپنے دوستوں سے ڈرتا ہے سو تم ان سے مت ڈرنا۔ اور مجھ ہی سے ڈرنا۔ اگر تم ایمان والے ہو۔

ان آیات کا ایک ایک لفظ مجاہدین اسلام کے لئے مسرت و شادمانی کا پیغام ثابت ہوا۔ ہمتیں بندہ گئیں۔ غم راسخ ہو گیا۔ مورخہ بہ ستمبر بعد ظاہر نظر سرگودہ سے موٹر پر سوار ہو کر قریباً ۳ میل کا سفر کر کے عصر کے وقت مدہ رانجھا

میں مجاہدین اسلام کا ورد و ہوا۔ میرزا یوں کے کیمپ میں ٹھہری ہوئی لوگ خاکسار کی گرفتاری کے منتظر تھے۔ مسلمانوں کے چہروں پر خوف و ہراس نمایاں تھا۔

تائبہ عیسیٰ کا ظہور سب انسپکٹر صاحب پولیس کے پاس جو حکم پہنچا تھا اس میں یہ الفاظ لکھے تھے کہ ”ظہور احمد جو احمدی ہے اس کو مذہبِ رانجھا پہنچنے کی گرفتاری کر لیا جائے“ چونکہ موجودہ زمانے میں میرزائی فرقہ احمدی کہلاتا ہے اس لئے پولیس کو میرزا یوں کے کیمپ میں ظہور احمد کی تلاش رہی۔ کوئی ظہور احمد احمدی وہاں نہ پہنچا۔ اس لئے پولیس اس کی تلاش میں ناکام رہی۔ میرزائی اپنی تجاویز میں ناکام رہے۔ اور خاتم اسلام کی توہین کا نظارہ دیکھنے کی حسرت ان کے دل میں ہی رہی۔ اور قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہو کر رہی۔

مذہب میں میرزائیت کا امتیصال مورخہ یکم اکتوبر کو بعد نماز ظہر کھلے میدان میں شاندار اسلامی جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مینوئی۔ ابوالقاسم مولانا محمد بن صاحب و مولانا محمد شفیع صاحب کی زبردست محرک راء تقریروں نے میرزائیت کی بیخ کنی کر دی۔ رات کو بھی جلسہ ہوا مذہب کے ذمہ دار حضرات نے حفظ امن کا ذمہ سنبھالا۔ میرزا یوں کو مناظرہ کی دعوت دی۔ انھیں ہر طرح اطمینان دلا گیا۔ ان کی پیش کردہ شرائط بھی تسلیم کر لی گئیں۔ مگر میرزا یوں کو مناظرہ کا نام لینے کا بھی حوصلہ نہ ہوا۔

مذہب چونکہ میرزا یوں کا اس صلیح میں آخری مقام تھا۔ اس لئے وفدِ اسلامی کے اراکین نے بھی اپنے اپنے گھروں کو جانا چاہا۔ مولانا ابوالقاسم صاحبؒ رانجھا سے ہی رخصت ہو گئے۔ مذہب رانجھا سے واپسی پر ایک شب حملہ مخدوم میں قیام ہوا وہاں سے سرگودہ پہنچ کر مولانا محمد شفیع صاحبؒ شاب چلے گئے۔ خاکسار مع مولوے عبدالرحمن صاحب سرگودہ سے بھلو وال پہنچا

محرکہ نہم۔ کوٹ مومن

بھلو وال میں سنا گیا کہ میرزائی مبلغین کوٹ مومن میں پہنچنے والے ہیں۔ خاکسار مع مولوے

عبدالرحمن صاحب نانگہ پر سوار ہو کر کوٹ مومن پہنچا۔ ہمارے جانیکے ایک گھنٹہ بعد مولوی محمد نذیر وغیرہ میرزائی مبلغین وہاں پہنچے۔ خاکسار کے در و کا ذکر سن کر فوراً قصبہ سے باہر نکل کر آگے پر پہنچے۔ سب اسٹنٹ سرجن صاحب پناہ راج شفا خانہ کوٹ مومن و دیگر حضرات نے غصہ قیام کرنے اور تقریر کر سبکی دعوت دی۔ مگر میرزائیوں نے وہاں قیام کرنا گوارہ نہ کیا۔ فوراً نانگہ پر سوار ہو کر بھلوال کی طرف چل دیے۔

مورجنہ ۲۴ اکتوبر ۱۳۲۷ء کوٹ مومن میں بعد نماز ظہر جامع مسجد میں اسلامی جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام، اور دعاوی میرزا پر مدلل تقریریں۔ مولوی عبدالرحمن صاحب میانوی نے بھی وعظ فرمایا۔ مسلمانان کوٹ مومن پر میرزائیوں کی واضح فرار کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ الحمد للہ علی ذلک

دسواں معرکہ چک شالی

بھلوال سے میرزائی مبلغین ریلوے ٹرین پر سوار ہو کر کسی نامعلوم مقام کی طرف سہلہ پے خاکسارچی سوامہینہ کی غیر حاضری کے بعد بھیرہ پہنچا۔ بھیرہ میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ چک شالی میں میرزا ثبت ترقی پذیر ہے۔ سرگودہ میں مجاہد بن اسلام کو دہو کر دیکر میرزائی مورجنہ ۲۷ ستمبر ۱۳۲۷ء کو چک شالی میں پہنچے تھے۔ ان کی تبلیغ سے چار اشخاص میرزائی مذہب قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ یہ خبر سنا کر خاکسار مورجنہ ۲۸ اکتوبر کو بھیرہ سے روانہ ہو کر وہاں پہنچا۔ دو روز متواتر تقریریں ہوئیں۔ میرزائیوں کا ایک مبلغ وہاں رہتا ہے اس نے پیاری کا بہانہ کر کے گھر سے باہر نکلنا گوارہ نہ کیا۔ الحمد للہ کہ چاروں اشخاص نے میرزا ئیت سے توبہ کی۔ اور کئی مذہب اہل راست پر آگئے۔ اور میرزائیوں کا اثر اس علاقہ سے جاتا رہا۔

صلح شاہ پور میں میرزا ئیت کا اسیتھا

الحمد للہ کہ حزب الانصار کے عاجز و درماندہ کارکنوں کی مساعی جمیلہ بار آور ثابت ہوئیں اور صلح بھر میں میرزائیوں کے اس بینظیر تقاب نے میرزائیوں کے حوصلے پست کر دیے۔

ہیں۔ حزب الانحصار کے اس قابلِ فخر کارنامہ اور تاریخی حیثیت رکھنے والے اقدامِ عمل پر تمام ملک میں مسرت کا اظہار کیا گیا۔ اخبارات نے اطلاعات کو نہایت فراخ دلی سے شائع کیا۔ سیکڑوں خطوط مبارک باد کے موصول ہوئے۔ حضرت اساتذہ العلماء مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوئی شیخ الجامعہ عباسیہ ریاست بہاول پور کا حسبِ ذیل نوازش نامہ موصول ہوا۔

از بہاول پور۔ مہر منزل۔ محلہ گنج

۲۲ ستمبر ۱۳۲۶ء

این کار از تو آید مردانِ چنین کنند

مکرمی و معظمی جناب مولانا ظہور احمد صاحب امجد ہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی؟

آپ کے مساعی جمیلہ جو طائفہ طاغیہ قادبانی کے برخلاف آپ نے سبذولِ فرمائی ہیں اخباروں میں پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ بالخصوص جو تعاقب جناب نے اس جماعت کا کیا اور کہیں بھی اھنیں اطمینان سے بیٹھنے نہ دیا یہ کام اپنی نظیر آپ ہو۔ اس قسم کی کوششیں ہی اس جماعت کو نچا دکھا سکتی ہیں۔ الحمد للہ اس کامیابی پر میں جناب کو دلی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ قبول فرما کر متشکر فرمائیں۔ والسلام

غلام محمد گھوٹوئی۔ حال ساکن بہاولپور

اس قسم کے خطوط علمائے کرام و رؤسائے غلامِ کیطرف سے موصول ہوئے ضلع شاہپور سے فارغ ہو سیکے بعد حزب الانصار کے کارکنوں نے ضلع سے باہر فتنہ فرائیبت کے اندر کیلئے کام کر نیکار و گرام بنایا۔ چنانچہ بیسیوں مقامات پر تبلیغ کی گئی اور کئی مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔ بعد کی کارروائیوں کا حوالہ بھی کتابِ ہند میں درج کیا جاتا ہے

گیارہواں معرکہ کلکتہ

بنگال میں میرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں کئی سال سے جاری ہیں۔ ان کی انجمن کا صدر دفتر بمقام کلکتہ ہیننگ اسٹریٹ میں واقع ہے۔ شہر کلکتہ میں عرصہ سے میرزائیت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ البرٹ ہال میں ان کے کئی سبیلینی جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ کئی سادہ لوح اشخاص ان کے دام تزد میں پھنس چکے ہیں۔

شاہکار مورخہ ۱۱ مارچ کو دہلی میں ہوا۔ اور ۲۴ مارچ کو ناخدا کی مسجد بامیچ میں ختم نبوت پر تقریر کی۔ میرزائیوں کے ساتھ چار مرتبہ قبا و لہذا خیالات کا موقع ملا۔

(۱) مولوی فضل کریم مبلغ بنگال کیساتھ لبیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق گفتگو ہوئی۔ فضل کریم کا دعویٰ تھا کہ لبیکھرام کے متعلق میرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ شاہنا نے میرزا صاحب کے الہام کے مطابق پیشگوئی کا پورا نہ ہونا ثابت کر دیا۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ تھے "لہ نصب و عذاب عجل لہ جبہ خوار" اور میرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ لبیکھرام پر چھ سال کے اندر خارق عادت عذاب نازل ہو گا۔ جو انسانی ہمت سے بالا ہو گا۔ اور اپنی اندر الہی ہیبت رکھتا ہو گا۔ مگر لبیکھرام پر ایسا کوئی عذاب نہیں آیا۔ جس کو خارق عادت انسانی ہمت سے بالا اور اپنے اندر الہی ہیبت رکھنے والا کہا جاسکے۔ سرحد و پنجاب میں سیکڑوں قتل و اموات ہوتے رہے ہیں۔ اور کئی ایسے واقعات ہیں جن میں تانوں کی سرکاری رسانی میں پولیس نا کام رہتی ہے۔ آختر فضل کریم صاحب لا جواب ہو کر شریف لے گئے۔

(۲) دولت احمد صاحب پلیڈر مبلغ جماعت میرزائیہ کیساتھ حیات مسیح علیہ السلام پر ایک گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ جس میں پلیڈر صاحب میرے پیش کردہ دلائل کا کوئی جواب نہ دیکے۔ اور ان دلائل پر غور کرنے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔

دوست محمد صاحب گھب سیکڑی جماعت میرزائیہ کلکتہ کیساتھ

اڑدانی گھنٹہ وعادی میرزا کے متعلق گفتگو ہوئی۔ دوست محمد صاحب نے آیت ”لَوْ تَقُولُ عَلَيْنَا الْآيَةُ“ پیش کی خاکسار نے ثابت کیا کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔ نیز چھوٹے مدعیوں کے لئے دوسرے مقام پر قرآن مجید میں بیان کیا ہے ”موت کے بعد فرشتے انہیں کہتے ہیں اَلْيَوْمَ تَجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ“ اسی گفتگو کے نتیجے میں چار اشخاص میرزا نیت سے تائب ہوئے۔

(۴) مسٹر عبدالسبحان صاحب مالک فرم طلبہ علیہ السلام کو کے ساتھ تین گھنٹہ وعادی میرزا پر گفتگو ہوئی۔ اس بعد کہ صاحب ممدوح کی حق پسند طبیعت نے میرزا پیش کردہ دلائل کی صداقت کو تسلیم کر لیا۔ اور آپ نے میرزا نیت سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔

علاوہ انہیں خاکسار نے ایک ٹریکٹ ”میرزا نیت کی حقیقت“ تالیف کیا جس کو ایک ہزار کی تعداد میں طبع کر کر حزب الانصار کی شاخ کلکتہ نے مفت تقسیم کیا۔ اس ٹریکٹ کے انگریزی و بنگالی زبان میں ترجمے کر کے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

بارہواں معرکہ۔ مہبو (ملک برہما)

ملک برہما میں پنجاب کے میرزائی ملازمت پیشہ اشخاص کے ذریعہ میرزا نیت کی تبلیغ ہوتی رہتی ہے۔ برہما میں میرزائیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ مگر تبلیغی لحاظ سے ان کی جماعت کو نمایاں اعتبار حاصل ہو رہا ہے۔ خاکسار کے ساتھ مورخہ ۱۰ و ۹ اپریل ۱۳۲۷ء بمقام مہبو مولوی سید عبداللطیف مبلغ جماعت میرزا نیت رنگون کا فیصلہ کن مناظرہ ہوا۔ جمہیں عبداللطیف صاحب قبل اختتام مناظرہ کتابیں بحیل میں دبا کر بھاگ نکلے۔ اور مہبو کے علاقہ میں میرزا نیت کا اثر زائل ہو گیا۔

شیراٹ مناظرہ

مقام مہبو، ملک برہما جامع مسجد مہبو

(۱۱) موضوع مناظرہ

(الف) حیات مسیح علیہ السلام۔ اسمیں مدعی غیر احمدی صاحبان ہونگے
 (ب) ختم نبوت بعد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس میں
 مدعی غیر احمدی صاحبان ہونگے
 (جیم) صداقت دعاوی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ اس میں مدعی
 احمدی صاحبان ہوں گے۔

(۲) اوقات

مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۳ء صبح ۸ بجے سے گیارہ بجے تک اور بعد
 دوپہر ۲ بجے سے ۵ بجے تک۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۳ء صبح آٹھ بجے سے لیکر
 گیارہ بجے تک۔

ہر مناظرہ کے لئے وقت تین گھنٹہ ۱۰ منٹ ہوگا۔ کل تقریبیں سات ہونگی
 جن میں سے چار مدعی کی۔ اور تین مجیب کی۔ پہلی اور آخری تقریر مدعی کی ہوگی۔
 (۳) کوئی مناظرہ اپنی آخری تقریر میں کوئی نئی بات نہ پیش کر سکیگا۔ اگر کوئی بات نئی پیش
 کی تو فریق ثانی کو جواب دینے کا موقع دیا جائیگا۔

(۴) استدلال صرف قرآن مجید سے ہوگا۔ اور کسی کتاب یا کسی شخص کا قول پیش
 نہ ہو سکیگا۔ اگر کوئی مناظرہ سوائے قرآن کے کوئی حوالہ پیش کرے گا تو اس کی شکست
 سمجھی جائیگی۔

(۵) فریقین کے سلسلہ صدر جلسہ جناب بابو علی محمد صاحب ہوں گے۔ ان کا فرض ہوگا
 فریقین سے شرائط کی پابندی کرانیں۔

(۶) کوئی مناظرہ ایک دوسرے کے خلاف کوئی خلاف تہذیب لفظ نہ
 استعمال کرے گا

(۷) دلائل کی تفہیم کے لئے علوم عربیہ اور لغت عربیہ کا لحاظ رکھا جائے گا۔ اور
 خاص دلائل کے مقابلہ میں خاص دلائل، اور عام دلائل کے مقابلہ میں عام دلائل پیش ہو سکیں گے
 مد محمد لطیف: میخانہ جماعت احمدیہ۔ ممبئی۔

کیفیتِ مناظرہ

مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۳ء صبح آٹھ بجے بمقام جامع مسجد مناظرہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے ۱۳ آیات قرآنیہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ ثابت کی میرزاؒ مناظر نے اپنے فرسودہ اعتراضات کو دہرایا۔ مگر خاکسار کی جوابی تفسیر نے اس کا نااطفہ بند کر دیا۔

بعد نماز ظہر ۳ بجے ختمِ نبوت پر مناظرہ ہوا۔ خاکسار نے ۲۳ آیاتِ قرآن مجید سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو عمدہ نبوت نہیں مل سکتا۔ اور کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس مناظرہ میں میرزائی مناظر مہبوت ہو گیا۔ اور وہ کسی ایک دلیل کا بھی جواب نہ دے سکا۔

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۳ء دعاوی میرزا پر مناظرہ ہوا۔ عبدالمطیف نے میرزا غلام احمد کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایڑی سے لیکر چوٹی تک زور لگایا۔ میرزا کو بشارتِ اسماءِ اسماء کا مصداق ظاہر کیا ”لَبِثْتَ فِیْکُمْ عِزًّا مِّنْ قَبْلِہِ“ ”الایہ اور“ لَوْ تَقُولُ عَلَیْہِمْ (الایہ) کو مدعیانِ نبوت کی صداقت کے لئے معیارِ ثابت کرنا چاہا مگر خاکسار نے جوابی تقریر میں میرزائی مناظر کے بودے استدلال کی تسلیح کھول دی۔ اور چودہ آیات قرآنیہ سے جھجھوٹے ملہموں کی نشانیاں بیان کر کے میرزا کا کاذب ہونا ثابت کر دیا۔ اور پچیس ایسے مطالبات پیش کئے جن کا جواب میرزائی مناظر سے بن نہ سکا۔ اور اختتامِ مناظرہ سے قبل میدانِ مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا

تیر ہواں محرمہ اینا جان (برما)

مسلمانانِ مگوئی کی درخواست پر خاکسار ممبئی سے روانہ ہو کر ۱۳ اپریل کو مگوئی پہنچا۔ مگوئی میں میرزا اہلِ کفر کے ابطال اور ختمِ نبوت پر اڑائی گھنڈہ تقریر ہوئی۔ وہاں سے سید عبد اللہ صاحب بھلا آف اولاکپنی کی دعوت پر اینا جانوں جانیکا موقع ملا۔ عبدالمطیف ممبئی سے بھاگ لھام دلائل کا خلاصہ اس کتاب کے جلد دوم میں مروج کیا گیا جو قارئین وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

کروہاں پناہ گزین ہوا تھا۔ ایسا جاؤں میں عبداللطیف نے طنا ہر کیا کہ مجھے مہمو میں فتح و نصرت حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی فرید سر کو بی ضروری سمجھی گئی۔

مورخہ ۱۹۳۳ء ستمبر ۱۳ء سید علی شاہ صاحب رئیس کے مکان پر معززین و شرفا کی موجودگی میں عبداللطیف صاحب ملاقات ہوئی۔ اور اُن سے یوں گفتگو کا اعنا ہوا۔

خاکسار: سنا ہے کہ آپ نے یہاں اکر بیان کیا ہے کہ مجھے مہمو میں فتح و نصرت حاصل ہوئی ہے۔

عبداللطیف: نہیں ہرگز نہیں میں نے کسی سے نہیں کہا۔
مولوی محمد ابراہیم صاحب یلوی: نہیں! تم نے کہا ہے۔ اور تمہارے کہنے کے گواہ موجود ہیں۔

خاکسار: (مولوی محمد ابراہیم صاحب) مولوی صاحب آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ عبداللطیف صاحب شریف آدمی ہیں۔ اس قدر غلط بیانی اور کذب و افترا کا اہل ان سے نہیں ہو سکتا۔ مہمو اور ایسا جاؤں میں صرف ۴۰ میل کا فاصلہ ہے اس قدر سفید جھوٹ کی بھین کیسے جرات ہو سکتی تھی۔ عبداللطیف صاحب جیسے باحیا انسان سے ایسی توقع نہیں ہو سکتی۔ یہ ایسے باحیا ہیں کہ انہوں نے مناظرہ میں لاجواب ہو کر دوسرے میرزائیوں کی طرح بیچیا بی سے کھڑا رہنا پسند نہ کیا۔ اور میدان سے چلو آئے

عبداللطیف: آپ کچھ بھی کہیں میں نے یہاں اکر کسی سے اپنی کامیابی کا ذکر نہیں کیا۔

خاکسار: آپ کبھی کیسے سکتے تھے۔ آپ کی فطری شرافت ایسی شرمناک کذب بیانی سے مانع تھی۔

تمام حاضرین پر اس گفتگو کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ اور عبداللطیف صاحب کا رنگ زرد ہو گیا۔ حواس باختہ ہو گئے۔ جن لوگوں کے سامنے انھوں نے لاف زنی کی تھی۔ اُن سے آنکھ ملائی کی جرات نہ ہو سکتی تھی۔

سید علی صاحب رئیس، و سید عبدالعزیز صاحب کی تحریک پر اینا جاؤں میں بمقام اولالہاں ایک مناظرہ قرار پایا۔ جس کے لئے حسب ذیل شرائط ہوئیں۔

مناظرہ انا جاؤں مابین جماعتِ اسلامیہ جماعتِ زائیہ

مؤرخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۳ء بمقام اولالہاں اینا جاؤں

شرائط مناظرہ

(۱) مناظرہ کل مورخہ ۶ اپریل ۱۹۳۳ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے پونے بارہ بجے تک ہوگا۔

(۲) موضوع مناظرہ۔ صداقت دعاوی میرزا غلام احمد قادیانی۔ اس میں مدعی جماعتِ میرزا زائیہ ہوگی۔

(۳) تقسیم اوقات۔ مدعی کی تقریر آخری و پہلی ہوگی۔ اپنی آخری تقریر میں کوئی نیا نئی بات پیش نہ کر سیکگا۔ اگر وہ پیش کرے تو جواب کیسے بھی دوسرے مناظر کو وقت دیا جائیگا۔ جو فریق اختتام مناظرہ سے قبل میدان سے چلا جائیگا اس کی شکست سمجھی جائیگی۔ دورانِ تقریر میں کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔ ایک مناظرہ دوسرے مناظر سے حوالہ طلب کر سکتا ہے۔ اور شرائط کی پابندی کی طرف پریزیڈنٹ کو توجہ دلائیگا اسے حق حاصل ہوگا۔ پہلی ہر تقریر پون پون گھنٹہ ہوں گی۔ بعد کی دو تقریریں نصف نصف گھنٹہ۔ بعد کی تقریریں پندرہ پندرہ منٹ کی ہوں گی۔ کل نو تقریریں ہوں گی۔

(۴) استدلال کے متعلق قرآن و حدیث صحیح کے سوا مولوی عبداللطیف صاحب کا اصرار تھا کہ اقوال بزرگانِ سلف بھی حجت سمجھ جائیں۔ جس کا سارنے کہا کہ اہلسنت کی کتب اصول و عقائد میں سوائے قرآن و حدیث کے عقائد کے بارہ میں اور کسی چیز کا ذکر موجود نہیں

عبداللطیف = کیا آپ بزرگوں کو نہیں مانتے؟

خاکسار۔ ہم تمام اولیاء اللہ کو مانتے ہیں۔ مگر انہیں کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان کے برابر میں مقلد سمجھے جائیں۔ ہم حضرت امام شافعی امام احمد و امام مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی جلالتِ شان کے متعرف ہیں مگر سائل احکام میں ان کے فتوؤں پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ اس طرح خاندانِ حجت کو تسلیف تمام سلاسل کے بزرگوں کو اپنا بڑا دی ورنہ ہلکا سمجھتے ہیں مگر اپنے طریقہ اور اپنے شیخ کے بتاؤ ہوئے وظائف و اعمال پر ہی عمل کیا کرتے ہیں۔ ہم اس شخص کو بزرگ سمجھتی ہیں جس کا عقیدہ صحیح ہو۔ مگر آپ ہم سر تسلیم کرنا چاہتے ہیں کہ عقیدہ صحیح وہ ہے جو کسی ایسے شخص کا ہو جس کو بعض افراد امت بزرگان ہیں عبداللطیف۔ میں چاہتا ہوں کہ قرآن مجید و حدیث صحیح کا وہی مطلب بیان کیا جائے جس کو آج سے پہلے بزرگانِ دین سمجھا ہو۔

خاکسار۔ چشم مارو شن و دل ماشاؤ۔ قرآن مجید کی جو آیت بھی پیش کی جائے اس کا وہی ترجمہ صحیح سمجھا جائیگا جو آج سے پہلے کسی بزرگ نے کیا ہو۔

عبداللطیف۔ میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ قرآن مجید کا غلط ترجمہ کر حاضرین کو دہوکہ دیا کرتے ہیں۔ کیا آپ سے پہلو اور کسی نے قرآن مجید کو نہیں سمجھا خاکسار۔ آپ کا ارشاد صحیح ہے۔ لہذا شرائط میں یہ الفاظ لکھ دیے جائیں کہ آج سے پہلے جن بزرگوں نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے۔ ان میں جو اردو و لفظ ترجمہ کے لکھو ہوئے ہوں وہ دونوں مناظروں کو آیات پیش کرتے وقت بیان کرنے ہوں گے۔

عبداللطیف۔ مجھے یہ ہرگز منظور نہیں۔ ترجمہ سب نے غلط کیا ہے۔ خاکسار۔ کیا آپ سے پہلے کسی نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ کیا وجہ ہے کہ اب آپ بزرگانِ دین سے مخرف ہو رہے۔

عبداللطیف۔ دو لفظی ^{جواب} زیں۔ اگر آپ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو اقوال بزرگان ضرور پیش ہوں گے اگر آپ کو یہ منظور نہ ہو تو میں مناظرہ کرنا نہیں چاہتا۔

خاکسار۔ آپ جس جس بزرگ کا قول پیش کرنا چاہتے ہوں ان کے اساتذہ تحریر کر دیا۔ نیز جن کتب سے ان بزرگوں کے اقوال نقل ہوں گے وہ بھی تحریر کر لوں۔ ورنہ ننھو شاہ۔ و پکوڑے شاہ کے اقوال پیش کر کے آپ حاضرین کو دہوکھا دے سکتے ہیں۔ لہذا۔

مناظرہ سے پہلے دو باتوں کا فیصلہ ہو جانا ضروری ہے۔ - ۱۔ مستند بزرگ کون کون ہیں۔
۲۔ کتب معتبرہ کونسی ہیں۔

عبد اللطیف۔ مجھ کو یہی گفتگو سے نفرت ہے۔ اتوار بزرگاں کا لفظ لکھ دینا ہی کافی ہے
خاک ساس۔ میں آپ کا کوئی عذر باقی نہیں رہنے دینگا۔ آپ کو اختیار ہے کہ قرآن مجید
حدیث صحیح کے علاوہ اپنے دلائل کی تائید میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے کسی صحابی
کا فرمان۔ ائمہ مجتہدین میں سے کسی امام کا اجتہاد، اہلسنت کے مفسرین میں سے کسی مفسر
کی تفسیر، اور سلاسل رابعہ حقیقیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، کے متنازع میں سے کسی شیخ
کا قول پیش کر سکتے ہیں۔

عبد اللطیف۔ مجھے یہ تحدید گوارا نہیں۔ میرے لئے صرف یہ نام کافی نہیں ہیں۔

اقوال بزرگاں کا لفظ شرائط میں رہنا چاہئے۔

اس موقع پر سید علی شاہ صاحب رئیس نے فرمایا کہ شرائط کی بحث فی الحال ملتوی رکھی جائے
اور میری تلی و اطمینان کیلئے صداقت میرزا صاحب اس وقت دیرہ گھنٹہ مناظرہ رہے
تا کہ احقاقیق ہو سکے۔ خاکسار نے اس وقت مناظرہ پر آمادگی ظاہر کی۔ جناب میرزا احمد بیگ
صاحب رئیس و تاجر لگوئی صدر جلسہ قرار پائے۔ پندرہ پندرہ منٹ تقریر کیلئے مقرر ہوئے

دیرہ گھنٹہ کی مختصر گفتگو نے حاضرین پر میرزا کی مذہب کی حقیقت کھول دی۔ میرزا احمد
بیگ صاحب اپنے غصہ کو ضبط نہ کر سکے۔ انھوں نے عبد اللطیف کو کہا کہ اگر اثبات دعویٰ کیلئے
تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ ورنہ ہمارا اور اپنا وقت ضائع نہ کرو۔ عبد اللطیف

اپنی ہر تقریر میں اپنے ایک دعویٰ کی تائید میں دوسرا دعویٰ اور دوسرے دعویٰ کی
تائید میں تیسرا دعویٰ پیش کرنا لگیا۔ خاکسار نے اس کی تمام تقاریر میں ۲۶ دعاوی شمار کئے مگر اپنے
کسی دعویٰ کی تائید ایک دلیل بھی پیش نہ کر سکا۔ جدا زان پہلک کیلئے اولاد لال میں مناظرہ قرا
پایا۔ خاکسار نے عبد اللطیف کی تمام شرائط تسلیم کر لیں۔ شام کو سید علی شاہ صاحب کو رقعہ بھیجا گیا کہ
عبد اللطیف کو کل صبح دس بجے اولاد لال میں پیش کریں۔ اس کی تمام شرائط منظور ہیں۔ مدت کے گیار
بجے سید علی شاہ صاحب کا رقعہ موصول ہوا جو یکجہہ درج ذیل ہے

جناب عبدالمد صاحب
السلام علیکم۔ آپ کا رقعہ موصول ہوا۔ مولوی محمد لطیف صاحب نے فرمایا کہ
بڑی خوشی کی بات ہوئی کہ مولانا صاحب نے پیر تشریف لائے۔ اور ہم سب پر حالات ظاہر ہو گئے
میان ان ائمہ ۹ یا ۱۰ بجے حاضر ہوں گا۔ کیونکہ اتوار کے دن مجھ کو فرصت بہت کم ہوتی ہے
بڑی خوشی کی بات ہو کہ مولانا کا لیکچر ہو گا جس سے مسلمانوں کو ہدایت و جانیںگی امید ہو کہ
صاحب ہائے دین و تین وزٹھیں لگوں۔ اور قادیانیوں کے حال میں چھینوسے لوگ بچ جائیں گے۔ یہ بات مجھ
پسند ہوئی جب مولوی صاحب نے کہا کہ میرا صاحب مسلمان بھی ہیں پہلے یہ ثابت کرنا
ہو گا۔ از حد آداب آپ کا دعا گو

سید ملی شاہ

دوسرے دن بمقام اولیاء مال شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ختم نبوت و صداقت اسلام پر خاکسار کی
اڑ بانی گھنٹہ تقریر ہوئی۔

بچہ دھواں مگر کہ لکھا نوالی صلح سیالکوٹ

یہ مناظرہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اپریل کو خاکسار کی عدم موجودگی میں ہوا۔ حزب الانصار کی طرف سے
مولانا محمد نصیر الدین صاحب گوی و مولوی عبدالرحمن صاحب سیالوی نے مناظرہ کے جملہ انتظامات
کئے۔ لکھا نوالی کے علاقہ میں میرزا یوں کی تبلیغی سرگرمیاں زوروں پر تھیں۔ کئی اشخاص صراطِ مستقیم
سے مذبذب ہو چکے تھے۔ مولانا محمد سعید صاحب الہری نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے
حیاتِ مسیح پر مولانا حافظ محمد شفیع صاحب سکھتروی کا دل محمد قادیانی کیساتھ مناظرہ ہوا۔ دل محمد
سے دینے میں کامیاب ہو سکا۔ مولانا کے زبردست دلائل نے انکا نا طعہ بند
کر دیا۔ دعاوی سیر پر مولانا ابو القاسم محمد حسین صاحب کا مولوی علی محمد قادیانی کیساتھ فیصلہ
کن مناظرہ ہوا۔ سب ان پکڑ صاحب لوہیں و تحصیلدار صاحب نظام کے لئے جلسہ گاہ میں موجود
تھے۔ مولانا نے مبلغ پانچ روپیہ تحصیلدار صاحب کے حوالہ کر دیا۔ اور کہا کہ میرزا کی مناظرہ
رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کسی صحیح حدیث سے دکھا دے کہ مہدی کے زمانہ میں کوف

کیا ہماری اپیل صد البحر اناجی کی

حزب الانصار کے مقاصد و اغراض و طریقہ عمل سرورق ہذا پر درج ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ سوچے کہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدہ کو کے ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں حسبِ توفیق حصہ لے۔ انھوں نے کہ احسان نے آج تک اس ضروری امر کی طرف توجہ نہیں کی ذیل کے طریقوں سے آپ اس اسلامی پروے کی آبیاری فرما سکتے ہیں۔

۱۔ اپنی ماہوار آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر کر دیں جو ماہ بہ ماہ حزب کو پیشکار ہے نیز اس کے رکن بن کر اور دوسروں کو رکن بننے کی ترغیب دیکر اس کا صلحہ کار وسیع کیجئے۔ ۲۔ اپنی زکوٰۃ صدقہ خیرات اگر سب انہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم غزنیہ کے غریب نادار طلباء اور یتیم و لاوارث بچوں کیلئے عطا فرمائیں جنگی تعلیم و تربیت وغوراکہ ہائش کا وہ حزب الانصار نے لے رکھا ہے۔ ۳۔ ماہانہ رسالہ شمس الاسلام کی اشاعت وسیع کر نہیں فرمائیں۔ ۴۔ یتامی مساکین و غریب و آوارہ مسلم بچے جہاں ملیں انکو تعلیم تربیت کیلئے دارالعلوم غزنیہ میں بھیج دیں۔ تاکہ بڑی صحبت کے اثر سے بچکر اسلام کے سچے خدام بن سکیں ۵۔ اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے کم از کم چار سال کیلئے دارالعلوم غزنیہ میں بھیج دیں۔ چار سال میں معمولی قابلیت و کمالِ علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ ۱۱۔ امان مساجد کو چھوڑ کر یہ کہ وہ خود تسلیم حاصل کریں اور اپنی بچوں کو تعلیم کیلئے بھیج دیں بھیجیں ۱۲۔ اہل قلم حضرات رسالہ کی قلمی اعانت سے دریغ نہ فرمائیں۔ اور تحریق حضرت کافر ہے کہ کتابیں اپنے پاس سے خرید کر کتب خانہ حزب الانصار کیلئے وقف فرمائیں تاکہ صرف سربار کا کام دیکھیں۔ جن کتب کی ضرورت ہو وہ بذریعہ انفساء معلوم کریں۔ ۱۳۔ اپنے علاقہ میں غیر مذاہب کی تبلیغی جہد و جہد و دیگر کو الف سے مطلع فرمائے مگر کریں اور اگر ضرور ہو تو حزب الانصار کے مبالغین طلب فرما کر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کریں ۱۸۔ اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہو تو تحریق تبلیغ حزب الانصار میں بنام درج کریں۔

المؤمن

ناظم حزب الانصار بہیدہ پنجاب